



# بلوچستان صوبائی اسمبلی

( کارروائی اجلامٹ )

منعقدہ چھارشنبہ مورخہ ۰۲ جنوری ۱۹۸۸ء -

صفحہ	مendir جات	نفعیت حاصل
۱	تلادت قرآن پاک و تزہیہ <u>وقہ سوالات</u>	۱
۲	علیحدہ فہرست تیس درج نشان نزدہ سوالات اور ان کے جوابات - رخصت کی درخواستیں -	۲
۳	تحمیکت التواد	۳
۴	( منجانب میریم اکبر قان بھی۔ سندھ اور بلوچستان کی مشترک ایکسیوں کی جانب سے بگیوں کے خلاف کی جانے والی کارروائی )	۴
۵	جالس قائمہ ( ریٹینڈنگ کمیٹیز ) بلاسے جزل ایمپریشن اور مالی دخڑائی و ترقی کی تکمیل -	۵

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## گیارہواں جلاس

اسے میں کا اعلان برقرار رشیبہ مورخ ۲۰ جنوری ۱۹۷۴ء، وقت گلدارہ نجع مذکور صدر ارت  
حباب محمد سردار خان کا کڑ اسپیکر بلوچستان اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از  
مولانا عبد المتنین اخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّهُ رَبُّكُمُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَتَةِ أَيَّامٍ مُّثَرِّكُ السَّمَوَاتِ عَلَى الْعَرْشِ  
يُغْشِيَ اللَّيْلَ وَالثَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَشِيشًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنَّحْوُ وَمُسَخْرَفَ تَاهِيَةً  
الْأَكْلَهُ الْخَلْقَ وَالْأَدَمَ فِي كَلْبَرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ادْعُوا دِيْكُمْ تَفَرُّعًا وَخَفْيَةً  
إِنَّكُمْ لَا تُحِبُُّ الْمُعْتَوِّنَ ۝ (القرآن پارہ ۶۸ سورۃ الاعراف رکوع عک)

ترجمہ: تمہارا پروردہ گار تو ربی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور دن میں کوچھ ایام میں دیکھیں چہ دوسروں میں جو یہی بعد دیکھے  
واقع ہوئے) پیر اکیا اہم پھر (اینی حکومت و حملہ کے) تھکت پر ممکن ہو گیا اس نسلات اور دن کی تبدیلی کا ایسا نظام  
بھرا دیا ہے کہ) رات کی اندر ہیری دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے اور رایسا معلوم ہوتا ہے گویا، دن کے بیچھے سکی ہوئی  
ہو اور لا دیکھو سورج چاند، ستارے، سب اسکے حکم کی آگئے جھکے ہوئے ہیں یاد کرو اسی کے لئے پیدا کرنا ہے اور اسی کے لئے حکم  
دنیا را سکے سوا کوئی نہیں جسے کار خانہ ہستی کے چلانے میں دخل ہو) سو کیا ہی باہر کی ذات ہے اللہ کی تمام جیوانی کا پیوں کرنے  
 والا دلوں (اپنے پروردہ گار سے دعائیں ملکو آہ ذرا دی کرنے ہوئے بھی اور پوشیدگی میں بھی وہ انہیں پسند نہیں کرتا جو مسکن ڈالنے لیتے ہیں۔

# وقہ سوالات

## نمبر ۵۲۵۔ میر عبدالکریم نوشیر وانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
الف) صوبہ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کتنے اضلاع میں جاری اسکیوں میں پرکام ہو رہا ہے۔  
جب) یہ بھی بتایا جائے کہ بلوچستان میں وفاقی اور صوبائی حکومت کی طرف سے جو خصوصی کام ضلعی  
محکموں کے توسط سے ہو رہے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

مندرجہ ذیل اضلاع میں کام ہو رہا ہے۔

### شعبہ کپڑا شی ہیچاری اسکیوں پر مندرجہ ذیل اضلاع میں کام ہو رہا ہے۔

روپے میں	۱) ڈسٹرکٹ کوئٹہ
۵،۹۱۵	والٹر سپلائی نوچانہ
۱۰۰۲۰	والٹر سپلائی اسکیم نیک محمد
۰۱۸۰۰	والٹر سپلائی اسکیم محمد خیل
روپے ملین	۲) پشین ڈسٹرکٹ
۰۰۱۰۰	تورشاہ والٹر سپلائی اسکیم
۰۰۳۲۰	تعیر رہائشی وغیرہ رہائشی عمارتیں چمن
۲۰۵۰۰	نکلنگ والٹر سپلائی اسکیم چمن

(۳) ڈوب ڈسٹرکٹ

۳۶۹۰۰  
۰،۳۵۶

۱، واٹر سپلائی اسکم ڈوب  
۲، " " " موٹی بند

(۴) لورالائی ڈسٹرکٹ

۰،۳۶۹  
۰،۳۵۰  
۰،۳۵۰

۱، واٹر سپلائی اسکم نرگل  
۲، " " " علی  
۳، " " " مرالی

(۵) سبی ڈسٹرکٹ

۰،۳۵۰

واٹر سپلائی اسکم گلور شہر

(۶) فیسر آباد ڈسٹرکٹ

۱۰۱۸۹

واٹر سپلائی اسکم بیرون پٹ فیڈر

(۷) کچھی ڈسٹرکٹ

۳۶۳۸۰  
۲۶۹۳۵

۱، واٹر سپلائی اسکم سنی سے بجاؤ  
۲، " " " جعل مگسی

(۸) خنڈار ڈسٹرکٹ

۰۰۰۶۹  
۰،۴۸۰

۱، واٹر سپلائی اسکم نہری  
۲، " " " لوگ جو او جبری

(۹) لسبیلہ ڈسٹرکٹ

۰۱۵۰۰  
۲۶۰۰۰

۱، کماںڈ واٹر منجمنٹ پراجیکٹ  
۲، واٹر سپلائی اسکم بیلہ شہر

	<u>تریت ڈسٹرکٹ</u>
۲۰۰۰	۱، واٹر سپلائی اسکیم نذر آباد
۰۰۵۴۰	۲، " " " کرک
	<u>گواہ ڈسٹرکٹ</u>
۶۰۷۰۰	۱، ننار و بندہ
۰۰۸۰	۲، واٹر سپلائی اسکیم فوک بور
۳۰۰۱۲	۳، " " " پسل سے پالا ری
۰۰۸۳۱	۴، " " " ہند
۰۰۷۴۲	۵، " " " پسکان

## بلوچستان کی بنیاد پر اسکیمیں

۱۱۰۷۳۹

لندگیشن سسٹم روئی ایئلیشن

شعبہ تعلیم میں مندرجہ ذیل اضلاع میں جاری اسکول پر کام ہو رہا ہے۔

روپے میں	<u>کووٹھ ڈسٹرکٹ</u>
۰۰۵۰۰	۱، تغیر نو کالج
۲۰۲۳۶	۲، مڑل سکول کوہاٹ کا دجد دینا
<u>۳۰۱۳۶</u>	

روپے ملین	<u>پشن ڈسٹرکٹ</u>	(۲)
۰،۶۸۲	۱. مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینا	
۳،۰۰۰	<u>ڈوب ڈسٹرکٹ</u>	(۳)
	مڈل پر اگری سکول کی تعمیر	
۱۰،۰۰۰	<u>لوہالانی ڈسٹرکٹ</u>	(۴)
	۱. مڈل رہائشی سینکڑوں سکول کی تعمیر۔ ۲. اساتذہ کی رہائش کے لئے رہائی اور ہائی مکانات کی تعمیر لوہالانی بارگھان	
۰،۷۵	<u>سیبی ڈسٹرکٹ</u>	(۵)
۰،۳۷۵	۱. ہائی اور مڈل سکول کے اساتذہ کیلئے مکانات کی تعمیر۔	
۱،۰۰۰ ۰،۷۸۲ <u>۱،۷۸۲</u>	<u>چکھی ڈسٹرکٹ</u>	(۶)
	۱. اسٹر سائنس کالج کا قائم ۲. مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینا	
۰،۳۷۵	<u>خضدار ڈسٹرکٹ</u>	
	۱. مڈل اور ہائی سکول کے اساتذہ کے لئے مکانات کی تعمیر۔	
۰،۳۷۵	<u>سبیلہ ڈسٹرکٹ</u>	(۷)
	مڈل اور ہائی سکول کے اساتذہ کے لئے مکانات کی تعمیر۔	
۰،۲۰۰	<u>تریت ڈسٹرکٹ</u>	(۸)
۰،۳۷۵ <u>۰،۵۷۵</u>	۱. پبلک مڈل سکول تربیت ۲. مڈل اور ہائی سکول کے اساتذہ کیلئے مکانات کی تعمیر۔	

ڈیرہ بھیڈ سٹرکٹ

- (۹) ار انٹر سائنس کالج میں لیبارٹری کی تعمیر  
 ۱. انٹر سائنس کالج میں لیبارٹری کی تعمیر  
 ۲. بانی اور مدرسہ کے اساتذہ کیلئے مکانات کی تعمیر  
 ۰،۳۰۰  
 ۰،۳۲۵  
 ۰،۵۶۷  
۰،۵۶۷

کولیوڈ سٹرکٹ

- (۱۰) ار انٹر کالج میں لیبارٹری کی تعمیر  
 ۰،۲۰۰  
 نصیر آباد سٹرکٹ  
 (۱۱) اوسٹہ محمد میں مدرسہ اور بانی سکول کے اساتذہ کیلئے مکانات کی تعمیر ۰،۳۷۵

تی ایم صوبائی سطح پر روپے میں

- سائنسی تیکمی ترقی کا منصوبہ ۱۸،۵۵۸  
 ۰،۵۰۰ ہونہار طلبہ اور اساتذہ کے لئے انعامات

شعبہ صحبت میں مندرجہ ذیل جاری اسکیم میں پر کام ہوا ہے

کوئٹہ سٹرکٹ

- (۱) سول ہسپتال کیلئے زمین کی خریداری ۶۰...  
 ۰،۳۵۰ ۰،۳۵۰  
 ۰،۳۵۰  
 ۰،۳۲۱ ۰،۳۵۰  
 ۰،۳۵۰  
۸،۲۸۲
۱. سارہ کو رنگی میں بنیادی مرکز صحبت کی تعمیر  
 ۲. ناظم صحبت کے دفتر کی تعمیر  
 ۳. ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تعمیر  
 ۴. سیمانی میں تعمیر

روپے میں

۰،۱۲۰

۰،۳۲۱

۰،۵۶۱

ضلع پشین

(۲)

- ۱، کلی بھلاری میں بنیادی مرکز صحت کی تعمیر
- ۲، خانہ زری اور رود ملزدی میں ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تعمیر

۱،۸۶۵

۱،۳۲۱

۲،۳۱۹

ضلع ثوب

(۳)

- ۱، بنیادی مرکز صحت

- ۲، ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تعمیر

۰،۰۶۳

۰،۳۲۱

۰،۱۲۰

ضلع لوزالانی

(۴)

- ۱، سول ڈسپری میں کوارٹروں کی تعمیر

- ۲، ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تعمیر

- ۳، کلی گلٹ میں بنیادی مرکز صحت کی تعمیر

۰،۰۰۰

۰،۳۲۱

۱،۸۶۵

ضلع سبی

(۵)

- ۱، سول ہسپتال سبی کی تعمیر

- ۲، کھوست میں ڈاکٹروں کے لئے بیکلوں کی تعمیر

- ۳، بنیادی مرکز صحت

۱،۸۶۵

۰،۳۲۱

۲،۳۱۹

ضلع قلات

(۶)

- ۱، دیہی مرکز صحت

- ۲، ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تعمیر

دو پے ملین

۱،۰۸۷۵

- ۳۲۱

۲،۰۳۷۴

### پنجگورڈ مسٹر کٹ

(۷۶)

۱. دہبی مرکز صحت
۲. ڈاکٹروں کے لئے بیکلوں کی تغیر

۰،۳۲۱

### صلح چانی

(۷۷)

۱. ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تغیر

۰،۳۲۱

### صلح ڈیرہ بختی

(۷۸)

۱. ڈاکٹروں کے لئے بیکلوں کی تغیر

۰،۸۸۲

### صلح نصیر آباد

(۷۹)

۱. ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تغیر

۰،۳۲۱

### کچھی ماسٹر کٹ

(۸۰)

۱. سوہران میں ڈاکٹروں کے لئے بیکلوں کی تغیر

۰،۳۲۱

### صلح خضالی

(۸۱)

۱. فیدی میں ڈاکٹروں کے لئے بیکلوں کی تغیر

۰،۸۸۲

### صلح خاران

(۸۲)

۱. خاران اور پتکان میں ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تغیر

۰،۸۸۲

### صلح سبیلہ

(۸۳)

۱. ڈیم اور کنیر میں ڈاکٹروں کیلئے بیکلوں کی تغیر

روپے میں	<u>صلح تربت</u>	۱۵۱
۰۰۸۸۲	۱. بھائو اور پدر اک میں ڈاکٹروں کیئے بیکھلوں کی تعمیر	
۰۰۸۸۲	<u>صلح گواہ</u>	۱۴۱
	۲. ڈینل سرجن اور لیڈری ڈاکٹر کیلئے بیکھلوں کی تعمیر (اور ماسا)	

نئی سکیمیں  
صوبائی بنیادیہ  
علمی خوارکے پروگرام  
 ۱۰۰۰

<u>کوئٹہ ڈیلویلمیٹ اتحاری</u>	
<u>جاری سکیمیں</u>	
۷۰۸۰۰	۱. سریاب باخ پاس
۳۰۳۰۰	۲. تعمیر روڈ
۳۰۰۰۰	۳. بن اور ٹرک اڈہ کی تعمیر
۲۰۰۰۰	۴. کوئٹہ ماسٹر پلان
۰۰۶۵۰	۵. کوئٹہ ہل آسٹشن
<u>۱۲۰،۶۰۰</u>	

## نئی اسکمیں

روپے میں

۳،۲۰۰  
۲،۱۰۰  
۱،۰۰۰  
۰۰۰۰۰  
۰۰۰۰۰  
۰۰۰۰۰  
۱۱۹۷۰۰

- ۱، ولیمن بائی پاس
- ۲، آنسو شی برائے رخان ہاکونگ سخم
- ۳، قبرستان کیلئے زمین
- ۴، منوجان روڈ کی تکمیل
- ۵، غلام علی روڈ کی تکمیل
- ۶، جائٹ روڈ کی تعمیر و مرمت
- ۷، تعمیر سڑک ہو

## شعبہ زراعت

۳،۰۰۰  
۱۶۰۰۰  
۱۰۶۰۰۰  
۳۱۰۰۰۵۰  
۱،۵۰۰  
۳،۰۰۰  
۳،۰۵۰

- ۱، نیچ آلو پر اجیکٹ صوبائی سطح
- ۲، پبلیک پر اسکنڈا صوبائی سطح
- ۳، بیوہ معیار پر اجیکٹ صوبائی سطح
- ۴، فارم منجھنٹ، II صوبائی سطح
- ۵، ٹکل ایر گیشن ۱۰۰، ایکٹ بیلہ
- ۶، اے فی، آئی بلیں کی توسعہ، کوئٹہ
- ۷، نادل، نیچ فارم سبی

## جنگلات

روپے میں	
۱۶۲۶۵	۱۔ نصیر آباد میں ۰.۵۳ میل نہر کے اطراف میں درخت
۰۰۳۳۶	۲۔ بلوچستان میں سریکلچر کی ترقی صوبائی سطح
۱۰۲۰۶	۳۔ سبی جنگل میں درخت لگانا سبی
۰۰۲۸۰	۴۔ کچھ کو میں جنگلات کا تحفظ ضلع تربت
۰۰۱۰۲	۵۔ سبی میں سڑکوں کے کنارے درخت لگانا سبی
۰۰۵۲۸	۶۔ منگلور میں زیر زمین پانی کی تو سیعی قلات
۰۰۶۸۳	۷۔ پالٹ پراجیکٹ صوبائی سطح

## جنگلی پرندے

۰۰۵۹۱	۱۔ شکار کی پرندوں کی افزائش نسل کوئٹہ
۰۰۳۳۵	۲۔ خاران میں EXA کی روک تھام خاران

## حیوانات

۳۱۰۰۰	۱۔ بلوچستان لايو اسٹاک پراجیکٹ صوبائی
۰۰۸۶۲	۲۔ معیاری ڈیری فارم لورالائی سبی کوئٹہ اور خندادار
۱۰۵۰۰	۳۔ ثبت میں ڈیری فارم کا قیام تربت
۱۰۵۰۰	۴۔ لوکشی میں ڈیری فارم کا قیام چانی
۱۰۳۰۱	۵۔ قلات میں ڈیری فارم کا قیام قلات

روپے میں

• ४ •

قلات اور سبی میں مستعار حیوانات قلات سبی

- 4 -

بیوہستان میں سہی تعالیٰ حیوانات میں ڈیگنو سنک

1

- 6 -

دیاگنوسٹک ایجنسی (Diagnostic Agency)

四

ملوحتستان میں ویل فلانی ( ) کنٹروں

ایستگھ میں گوشت حاصل کرنیوالی غرض سے بکریوں کی افزائش لفیر آباد ۰۵۳۲

1

مواصلات و تعميرات

عارات

ہائی کورٹ بلڈنگ

1

محکم جیل میں رہا تھا وغیرہ کیلئے عمارت نصیر آباد اور کوئٹہ۔

2

سرکٹ ہاؤس ترتیب -

3

چیف سینکڑری ہاؤس کوئٹہ

1

پیشہ ورثہ اسیکر دوزارا، گوئٹہ۔

محکم روپیں مل رہا گش وغیرہ کہنے عمارت۔

دفترہ ائمہ شاہزادین لورالائی

بائعتہ عیارات برائے حضرت امام مدرسہ لشنا (۲) ننگلے کوئی سٹہ

## شارعات

۱.	سنجاوی ہوساری روڈ	لورالان کچھی
۲.	نوتال گندھاوار روڈ	سر
۳.	لورالان غتر روڈ	قلات
۴.	ھر خیر اکھڑا ج روڈ	سبی
۵.	پچھ شاہرگ ہرنائی روڈ	بیله
۶.	لیاری لاکھڑا روڈ	
۷.	سنجاوی زیارت روڈ	پشین
۸.	پشین برسور روڈ	
۹.	کربلا سیکلزی روڈ	
۱۰.	کوئٹہ سمنگلی روڈ پرہل -	لفیر آباد
۱۱.	صحابت پور ہیر وین روڈ	خاران
۱۲.	خاران احمد وال روڈ	کوئٹہ
۱۳.	کول ماں ز روڈ -	
۱۴.	حرب دیبھی روڈ -	بیله
۱۵.	بیله کے نزدیک کنڑا نالے بد پل کی تعمیر بیله	

## صنعت

### صلح کوئٹہ

۱. دوکشل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین
۲. ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کوئٹہ کی توسعہ

ضلع اسپیلہ

۱. پاک جمیون میکنیکل ٹریننگ سنٹر، حب

ضلع تربت

۲. میکنیکل ٹریننگ سنٹر تربت

ضلع سبی

۳. میکنیکل ٹریننگ سنٹر سبی

## لوکل گورنمنٹ دیہی ترقہ

۱. ارجمند برائے دیہی کوئل (تمام صوبے کے لئے)

۲. گرانٹ برائے شہری کوئل

۳. تعمیر رول ایکٹی

بوجپور میں وفاقی و صوبائی حکومت کا کوئی خصوصی کام ضلعی حکوموں کے توسط سے نہیں ہو رہا ہے۔

پرنیں تھیں جان بلوچ۔ (رضمنی سوال) آپ کہہ رہے ہیں کہ شعبہ آپاٹشی

میں سنٹر کی طرف سے تقریباً ہر منبع کو قدم دیجئی ہے لیکن قلات کے بغیر کیا یہ جان بلوچھ  
کر رہے یا کچھ نوٹس میں یہ بات نہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ معزز کرن کا مطلب کیا ہے؟

مسٹر اسپیکر۔ وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ قلات ڈسٹرکٹ میں شعبہ آپاٹشی میں کیوں

اسیکم نہیں دیگئی یہ جان بوجھ کرنے میں دیگئی یا آپ کو اس کا علم نہیں تھا قلات میں پانے کی اسیکم ہونی چاہیے تھی۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! عرض یہ ہے کہ میں نے آپ کو طریقہ کارستانا ہے پہلے بجٹ بتا ہے بہت بڑی رقم ایم پی اے اسیکمز سے دی جاتی ہے لہذا نہ یادہ رقم ایم پی اے اسیکمز کے لئے معزز کی جاتی ہیں۔ معزز ممبر خود قلات کے، میں انکو پستہ ہو گا آیا انہوں نے کس اسیکم کی نشان دہی کی ہے یا نہیں تاہم جنتی نشان دہی ہوتی ہیں اتنی پر عمل کیا جاتا ہے۔

جناب اسکے علاوہ صوبائی سطح پر جیسا کہ آپ کو علم ہو گا اور معزز ممبر کو بھی اچھی طرح علم ہے کہ تقریباً پھیتیں کروڑ کی رقم ایم پی اے اسیکموں میں چلی جاتی ہے۔ اور آئندہ گونج اسیکمز پر پچاس کروڑ کی رقم خرچ ہو جاتی ہے اور بڑی محدود رقم ہماری صوبائی سطح پر پر اجیکٹس کیلئے رہ جاتی ہے۔ جناب والا! صوبائی سطح کے پر اجیکٹ بھی بڑے اہم ہیں مثلاً حال ہی میں ایک بیکھر کا لمحہ بنالے ہے آپ کے سامنے ہانی کوڑٹ کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔ یہ وہ چیزوں میں جو صوبائی یوول کے اسٹیٹس کی ہیں دکری طرف رقم محدود ہوتی ہے لہذا ہم اس رقم کو بہت تھوڑا تھوڑا کر کے تقسیم کرنا پڑتا تاہم یہ نہیں کہتا کہ ایم پی اے اسیکم کی اہمیت کم ہے بلکہ ہماری موجودہ حکومت نے یادہ تر توجہ ہر سی اسیکموں پر دے رہی ہے چونکہ معزز کرنے کی وجہ سے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور نہ یادہ تر ایم پی اے صاحبان دیہات سے آتے ہیں اس لئے دیہی سطح پر اسیکموں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ معزز ممبر کی ستی ہو گئی ہو گی۔

**پرنیں کجی جان بلوچ۔** جنہاً اسپیکر! میں نے اپنے سوال میں سنتر شاپو چھاتا ہاجیکہ منٹر صاحب صوبائی معاملوں اور محکوم کے بارے میں ایک طویل جواب دیدیا۔ جناب والا! میرا مطلب یہ تھا کہ سنتر سے جو رقم آتی ہے کیا اس میں آپ قلات کو بھی زیر غور لاتے ہیں کیا آپ پر سمجھتے ہیں کہ قلات بھی صوبہ بلوچستان کا ایک علاقہ ہے؟ جبکہ انہوں نے ایم پی فنڈ کے پنیس اور پچاس کروڑ کے بات بنائی۔ ایم پی اے فنڈ تو تھیک ہے سب کو ملتا ہے تاہم میں نے سنتر کے فنڈ کا ذکر کیا تھا۔ آپ اندازہ فرمائیں یہ تقریباً سولہ ڈسٹرکٹس کو دیا گیا ہے صرف ایک دو اضلاع رہ گئے ہیں ان کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؟

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** معزز میرنے سنتر کے متعلق پوچھا ہے ان کو پتہ ہے سنتر کا معاملہ سنٹر تک ہوتا ہے جو رقم بھی سنتر سے آئیگی اسکی ایکنریکیوشن بھی سنتر کے مکمل ہی کرتے، میں اس سلسلے میں میر صاحب کسی ایم این اے یا سنٹر صاحب سے رجوع فرمائیں تو ان کو تسلی بخش جواب مل سکتا ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** شہزادہ صاحب کا اصل مقصد یہ ہے کہ آپ نے یعنی صوبائی حکومت نے ایم پی اے ایکم ہودیتے ہیں آیا ان کی نشاندہی ایم پی اے کے لئے پر لیکی ہے یا متعلقہ مکمل نے خود اس کی نشاندہی کی تھی۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** نہیں جناب والا! انہوں نے سنتر کے بارے میں پوچھا ہے اور سنٹر ہمارے نہ رے میں نہیں آتا۔ تاہم میں واضح کر دیا

چاہتا ہوں کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ کہ قلات کو کیوں نظر اندازہ کیا گیا۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپکے جواب سے ان کو یہ اندازہ نہیں ہوا ہے کہ کس کی نشان دہی پر کیا گیا ہے۔

**وزیر منصوٰہ بنزی و ترقیات۔** میں نے عرض کیا ہے کہ چھتیس کر ڈر کی رقم پر کام ایم پی اے کی نشان دہی پر ہوتا ہے۔ پھر جیسا میں نے عرض کیا آن گونگ اسیکنہ پہچاس کر ڈر کی ہوتی ہیں میں یقیناً قلات فلنج کا بھی ہو گا اس طرح تھوڑی رقم رہ جاتی ہے تاہم منباہ والا! قلات کو نظر انداز کرنے کا ارادہ کسی کا نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** فالبَا شہزادہ صاحب کی تسلی ہو گئی ہے۔

**مسٹر اجین داس بھٹی۔** جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ شعبہ ضحت میں فلنج ڈیرہ بھٹی دہی مرکز ضحت کے اشتلاف کے لئے بنگلوں کی تعمیر جو کی گئی ہے۔ کیا ایم پی اے پر ڈگرام کے تحت کیگئی ہے یا لیگوں اے ڈی پی سے کی گئی ہے؟ کیا وزیر موضوع اسکی وضاحت کریں گے؟

**مسٹر اسپیکر۔** جواب میں تباہی گیا ہے یہ ایم پی اے اسکم سے نہیں ہے۔ بلکہ پر اولشن گورنمنٹ کے اے ڈی پی سے ہے۔

**مسٹر اجین داس بھٹی۔** میں نے وزیر صاحب سے اس لئے پوچھا ہے کہ ایم پی اے فنڈ سے ڈاکٹروں کے بنگلوں کی تعمیر اعشار یہ چار سو لاکھیں کی لائگت

ایلوکیٹ کیا گیا تھا میں چاہتا ہوں آیا ایم پی اسے آسکی نشان دہی کی تھی یا ہارے  
وزیر صاحب کے انٹرست پر یہ آسم دیکھی تھی۔

**وزیر ممنصوبہ بندی و ترقیات۔** یہ بالکل نیا سوال ہے ان کو خود پتہ  
ہے ڈیرہ بجھی کا علاقہ ہے وہ خود بھی ڈیرہ بجھی سے آتے ہیں۔ اگر فریش سوال  
کریں تو میں ان کی تسلی کر دوں گا۔

**مسٹر اسپیکر۔** یہ نیا سوال نہیں ہے ان کا مطلب صرف یہ ہے کہ ایم پی آ  
کی نشان دہی پر کام ہوا یا غیرہ نے خود کرایا۔ یہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔

**وزیر ممنصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا اس کا بڑا مبنا چوتھا جواب  
ہے میں پڑھ رہا تھا مگر آپ نے فرمایا کہ پڑھنے کی ضرورت نہیں تھی رہے اسکے  
اندر ایک ایک چیز کی تفصیل مانگیں گے اس لئے مجھے آپ سے تھوڑا ٹام چاہیئے۔  
تاکہ میں مطلوبہ تفصیل نکال کر ان کی تسلی کراؤ۔ لہذا میں آپ سے ٹام مانگوں گا۔  
یہ میری عرض تھی۔ بہر حال یہ نیا سوال ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** کیا آپ جواب دینے کیلئے تیار ہیں؟

**وزیر ممنصوبہ بندی و ترقیات۔** جی میں بالکل تیار ہوں۔

**مسٹر اجنب داس بجھی۔** جناب اسپیکر! ممنصہ موصوف بھی اور آپ بھی  
بجا فرماتے ہیں مگر کسی کی بات کو وزن دیا جائے۔ میرے خیال میں یہ اسی سوال  
سے متعلق ضمنی سوال ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! ایک دوسرے پر جو اعتراف کرنے تھے وہ ہو گئے۔ لیکن ہفوز ممبر کی تسلی کے لئے عرض ہے کہ ریگولر اے ڈی پی کا پر اجیکٹ ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ ممبر صوف کو اپنے چیمبر میں بلا کران کی تسلی کر دیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! میں نے ان کو جواب دیا ہے کہ یہ ریگولر اے ڈی پی کا پر اجیکٹ ہے۔

مسٹر ارجمند اس بھگٹی۔ جناب اسپیکر! میرے خیال میں یہ ایم پی اے پر ڈرام سے ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا کہ آپ ان سے ان کے چیمبر میں مل لیں۔ یہ آپکی تسلی کر دیں گے اگر یہ ایم پی اے فنڈ سے تھا تو ان کا یہ جواب غلط ہو گا اور یہ کمبلی کے استحقاق مجرد ہونے کے مقابلہ ہو گا۔ اور اسکی میں تحریک استحقاق پیش ہو گی کہ یہاں فلسطینی کی گئی ہے بہرحال آپ ان سے چیمبر میں بات کر لیں اور پھر مجھے بتائیں۔

مسٹر ارجمند اس بھگٹی۔ ٹھیک ہے جناب۔

مسٹر ناصر علی بلوجہ۔ (ضمی سوال) وزیر صاحب نے شعبۂ صحت میں پنجگوڑ کے بنیادی صحت کے مرکز کیتے رقم مختص کی ہے مگر مجھے یہ بتایا جائے یہ پنجگوڑ میں کس میگا واقع ہے۔ صفحہ پانچ پر ملاحظہ فرمائیں دیہی مرکز صحت پنجگوڑ

درج ہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے وہاں پر ایک دیہی مرکز بھے جسے  
اب جام صاحب ضلعی ہسپتال کا درجہ دے رہے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! اسکے متعلق میں ابھی  
وقffer سوالات کے دوران ہی معلوم کر کے معزز نمبر کی تسلی کر اداونگا۔

مسٹر اسپیکر۔ چونکہ میر عبدالکریم نو شیر و انی صاحب ایوان میں موجود  
نہیں ہے کوئی معزز رکن ان کا سوال دیافت کر لیں۔  
(میر عبدالغفور بلوچ نو شیر و انی صاحب کا سوال پوچھا)

مسٹر اسپیکر۔ میرے خیال میں اگر کوئی رکن اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہے  
تو صحیک ہے۔

مسٹر اقبال احمد خان محسوس۔ جناب والا! چھ ملین روپے سول ہسپتال کی زمین کی  
خریداری کیلئے خرچ ہوئے ہیں زمین سول ہسپتال کے ایریا میں ہے یا باہر؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! میرا محکمہ پلاننگ اینڈ دیمکٹ  
کا ہے میں اسکے جناب سے میں یہ درخواست کر دیگا کہ وہ محکمہ صحت سے یہ  
سوال کرے یہ تو وہ انہیں پوری تفصیل فراہم کر دیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ محکمہ صحت کے منشیر صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ اور پارلیمانی  
سیکریٹری بھی موجود نہیں ہیں۔ جام صاحب کو اس محکمہ کی اہمیت کا علم ہے۔

**وزیر اعلیٰ۔** جناب والا! اس کا میرے پاس کوئی علاج تو ہے نہیں  
اس سبی کی روایات کا اگر پاریخانی سیکرٹری کو علم نہیں ہے تو میں اس کیلئے  
معذرت چاہتا ہوں۔ اب یہ زبانی سوال کیا گیا ہے پاریخانی سیکرٹری ہوتے تو  
بہتر تھا۔ ویسے معزز رکن حکومت کے ایک ذمہدار فرد ہیں۔ فالون کے مطابق  
وہ سوال نہیں پوچھ سکتے۔ لیکن چونکہ ہمارے ہاں روایات الیسی پڑھی ہیں  
لہذا اس کیلئے وہ فریش سوال کر دیں تو انہیں معلومات فراہم کر دی جائے گی۔  
دس پلانوں کا مقامی لوگوں کے حق میں فیصلہ ہوا ہے۔ اب جہاں تک اس  
مسئلہ کا متعلق ہے عدالتی کارروائی ہے وقت تو اس میں لگے گا۔ کوئی  
نہ کوئی تصویر تو اسکے سامنے آئے گی جب عدالت اس بارے میں فیصلہ دے گی۔

**مسٹر اسپیکر۔** صردار کھیلان صاحب اس بارے میں زیادہ جانتے ہوئے۔

**مسٹر عبد العقوب پوچھ۔** جناب والا! کل ٹولی پلات چھیانوے میں اس میں سے  
کتنے دینے گئے ہیں۔ اس کی تعداد یہاں بتائی جائے۔ کیونکہ جواب میں کہا گیا ہے کہ کچھ  
دیئے گئے ہیں۔

**وزیر منصوبہ بنڈی و ترقیات۔** جناب والا! یہ تو محکمہ ریونیورسٹی تباہ کیے  
ہیں کہ انہوں نے کتنے لوگوں کے حق میں کیا ہے۔ اگر معزز رکن چاہتے ہیں تو  
میں ان کو یہ تفصیل دے دوں گا۔ میری تو ہدیث یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں ہر ممبر  
کو مطمئن کر دوں۔

**مسٹر اسپیکر۔** اگلا سوال بھی میر عبد الکریم نو شیر و ان صاحب کا ہے۔

## بلاز ۵۳۸ - میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ بی، ڈی، اے کے زیر نگرانی کتنی فیکٹری ملیں چل رہی ہیں اور محکمہ بی، ڈی، اے کو ان ملوں کے چلاتے سے ماہانہ / سالانہ منافع کس قدر ہو رہا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

ارخوڈ کارخانہ سازی کوٹھہ۔ یہ منصوبہ خسارے پر چل رہا ہے۔

۲. قید مل کوٹھہ۔ یہ کارخانہ بی، ڈی، اے نے مکمل کر لیا ہے اور اب حکومت کے احکامات کے تحت اسکو پرائیوئٹ سیکٹر میں دینے کی ضروری کارروائی شروع ہے مدد برائے فروخت وصول ہو چکے ہیں فی الحال یہ کارخانہ تجرباتی بنیادوں پر چل رہا ہے۔ اور اب تک ایک لاکھ پچیس ہزار ۰۰۰ روپیہ منافع ہو چکا ہے اس منافع میں ڈیپریسی ایشن (Depresion) شامل نہیں ہے۔

۳. گندھک صاف کرنیکا کارخانہ۔ اس کارخانہ کا افتتاح جنوری ۱۹۸۶ء میں ہوا، شروع میں تجرباتی بنیادوں پر چلتا رہا اور اب مالی سال ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء اور دوسرے ان تقریباً ۳۰۰۰ کی منافع ہوا جس میں ڈیپریسی ایشن (Depresion) شامل نہیں ہے۔

## مسٹر اسپیکر۔ اہلاسوال

### نمبر ۵۲۹۔ میر عبدالکریم نو شیرروانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از را کرم مطلع فرمائیں گے

(الف) محکمی، ڈی، اسے تے جہاز توڑنے کی صنعت کے لئے اب تک کتنی اراضی الٹ کی ہے۔

(ب) الٹ کردہ اراضی کس ریٹ سے اور کتنے عرصہ کے لئے اور جن افراد کو الٹ ہوئے ہے ان کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف، بی، ڈی) اسے نے جہاز توڑتے کے لئے مکمل ۱۲۵۶ ایکڑ اراضی الٹ کی ہے

(ب) اراضی پانچ سال کیلئے الٹ کی جاتی ہے سالانہ ۲۰/۲۸ روپیہ فی پلاٹ الٹ کی جاتی ہے الیکٹریکی تفصیل ذیل ہے

### تفصیل پابند پلاٹ گڑانی شب پریمنگ پارڈ، گڑانی۔

نمبر خار	پلاٹ نمبر	نام الٹی
۱	۱۴ آتا	مل دلائینڈ سنٹر
۲	۲۰ آتا	میسرز ہارڈ ویئر
۳	۲۱ آتا	رائکی
۴	۲۳-۴۴	دیلم بخشی

۱۰-۱-۸۵	» فرزانه واجب	۲۵-۴۲	۵
۱۰-۱-۸۵	» شازیہ اینڈ پرائزر	۲۶	۶
۱۰-۱-۸۵	» بوجستان شپ بریکنگ اینڈ پرائزر	۲۷	۷
۱۹-۱۰-۶۸	» جاوید ان کائینڈ پرائزر	۲۸	۸
۴۶-۳-۶۶	» داوسٹیل ملز	۳۰۲-۹	۹
۲-۱-۸۲	» شیخ میران غخش کرم بخش	۳۲-۳۱	۱۰
۴۵-۸-۱۰	» بوجستان شپ بریکر زایند	۳۳	۱۱
۱۳-۱-۶۹	الایم میٹل کار پورشین	۳۴۶۳۳	۱۲
۲-۱-۸۳	» کوکھر انجینئرنگ کمپنی	۳۶	۱۳
۹-۰-۵	» نوراسٹیل اسپورٹ	۳۸	۱۴
۱۰-۱-۸۵	» سیس آئز ماجلاں (مروڈبیوپی)	۳۹	۱۵
۲-۱-۸۳	» میسرز ذوالفقار میٹلز لیمیٹد	۴۰	۱۶
۲-۱-۸۲	» میسرز ای رائیس بی ای اینڈ پرائزر	۴۱	۱۷
۲۴-۹-۸۳	» ذوالفقار میٹلز	۴۲-۴۳	۱۸
۹-۸-۸۳	» یونائیڈ ملز شپ بریکر ز	۴۴	۱۹
۹-۸-۸۳	» (ایضاً)	۴۵-۴۶	۲۰
۰۲-۱-۸۳	» میسرز امران شپ بریکنگ	۴۷	۲۱
۲۵-۵-۸۴	» کھیران شپ بریکنگ	۴۸	۲۲

۳۹	۳۳	۰ ایم. ای سی شپ بریکنگ لیٹڈ ۵۰-۱۰۷۸	۲
۵۱-۵۰	۳۷	میرز ایم. علی می شپ بریکنگ لیٹڈ	۲-۱۰۸۵
۵۲	۲۵	میرزا الحمزہ شپ بریکنگ کمپنی	-۲-۸۶
۵۳	۲۶	مکلف ٹریڈنگ ایجنسی	۹-۲-۸۶
۵۵-۵۳	۲۸	مگولڈن پکرز	۲-۱-۸۳
۵۶	۲۸	مغا پنجی روونگ ملز	۱۳-۹-۸۲
۵۸	۲۹	مے اے۔ اے۔ دارہ	۱۴-۹-۸۲
۵۸	۳۰	مکھتر ان	۶-۸-۸۸
۵۹	۳۱	میرزا میکا کنٹرکشن ورکس	۲-۱-۸۳
۶۱-۶۰	۳۲	مڈیوان اسٹیل ملز	۲-۱-۸۳
۶۲	۳۳	مپریامونٹ اسٹیل ورکس	۲۱-۸۳
۶۳-۶۲	۳۳	میرزا عباس اسٹیل انڈسٹری	۳۸-۸۵
۶۵	۳۵	میرزا بلوچستان اسٹیل	۷-۸۲
۶۶	۳۶	میرزا وائل ایس لیٹڈ	۲۱-۸۳

۳-۸-۶۵	آدم سیل لیڈر	۴۸-۶۶	۳۷
۲-۱-۸۲	گلڈ لک کار پورشین	۴۹	۳۸
۱۲-۸-۸۲	میسرز گجر الفا الہ سیل انڈسٹریز	۴۰	۳۹
۲-۱-۸۳	میسرز یار دما انٹر نیشن	۴۱	۳۰
۱۰-۱۰-۸۴	میسرز ذوال فقار ٹیکن لیڈر	۴۲	۳۱
۸-۵-۶۵	میسرز آدم ہو ڈنگ لیڈر	۴۳	۳۲
۲-۱-۸۲	میسرز حاجی عبدالکریم انڈ کپنی	۴۴	۳۳
۱۸-۸-۸۴	سید محمد فاروق اینڈ کپنی	۴۵	۳۴
۲-۱-۸۲	میسرزانے آئر ایسو سی ایٹ	۴۶	۳۵
۳۱-۸-۸۸	انڈسی اپورٹر لیڈر	۴۷	۳۶
۲-۱-۸۲	الحمد انٹر نیشن	۴۸	۳۷
۲-۱-۸۲	توکی لیڈر	۴۹	۳۸
۳-۱۲-۸۴	میسرز آتا کار پورشین	۵۰	۳۹
۱۳-۵-۶۹	میسرز نیو ریچ انٹر برج آئر لیڈر	۵۱	۳۰

۲-۱-۸۳	میسرز ایڈرل لمیٹ	۸۲	۵۱
۲-۱-۸۳	میسرز احمد مرستائیل لمیٹ	۸۵	۵۲
۲-۱-۸۳	میسرز ایڈرل لمیٹ	۸۶	۵۳
۲-۱-۸۳	میسرز مزمل اینڈ کپنی	۸۸-۸۹	۵۴
۲-۱-۸۳	میسرز مرتفنو سی انٹر پرائسر	-۸۹	۵۵
۲-۱-۸۳	میسرز احمد مرستائیل لمیٹ	۹۰	۵۶
۲-۱-۸۳	میسرز عثمان انٹر پرائسر	۹۱	۵۷
۲-۱-۸۳	میسرز سن رائزر سیل کار پورشین	۹۲	۵۸
۲-۱-۸۳	میسرز را دا سنتر لمیٹ	۹۳	۵۹
۲-۱-۸۳	پاکستان سیل کار پورشین	۹۵-۹۳	۶۰
۲-۱-۸۳	میسرز الکم انٹرنیشنل لمیٹ	۹۶	۶۱
۲-۱-۸۳	پاکستان الیکٹریکل اینڈ ٹیکنیکل کار پورشین	۹۷	۶۲
۲-۱-۸۳	میسرز الہی ٹریڈ نگ کپنی	۹۸	۶۳
۲-۹-۸۸	میسرز سر دینیا سیل کار پورشین	۹۹	۶۴

۲۰-۱-۸۳	میسرز فاروق اے آر	۱۰۱ - ۱۰۰	۶۵
۲۲-۳-۸۰	میسرز بیگم ریاض سرفراز	۱۰۲	۶۶
۲۲-۳-۸۰	میسرز مرس انٹر پائیز	۱۰۳	۶۷
۱۳-۴-۸۳	میسرز محبت خان مری	۱۰۴	۶۸
۲۰-۲-۸۲	میسرز صفتہ باحد	۱۰۵	۶۹
۱۶-۲-۸۰	فاران انجینئرنگ کمپنی	۱۰۶	۷۰
۱۵-۸-۸۳	میسرز مہران شپ بریکنگ انڈسٹری	۱۰۷	۷۱
۲۸-۸-۸۰	میسرز لواب زادہ شیر علی خان	۱۰۸	۷۲
۱۲-۳-۸۱	میسرز میر حسین بخش بنگرزا	۱۰۹	۷۳
۱۲-۳-۸۲	میرفضل محمد بنگرزا	۱۱۰	۷۴
۱۰-۵-۸۱	میسرز اسرار الہدا	۱۱۱	۷۵
۱۸-۳-۸۱	میسرز عیسیٰ جی انٹر پائیز	۱۱۲	۷۶
۱۵-۳-۸۳	میسرز ارائیہ کمپنی	۱۱۳	۷۷
۹-۳-۸۹	میسرز فردوسی ٹریڈنگ	۱۱۴	۷۸

۱۳-۳-۸۹	میسرز بلوجی اسٹر پرائمر	۱۱۵	۷۹
۳۱-۱۲-۸۱	میسرز جیدر آباد ٹریڈنگ کمپنی	۱۱۴	۸۰
۲۴-۲-۸۹	میسرز جبیب میری ٹاکم لیٹڈ	۱۱۸-۱۶	۸۱
۲۲-۶-۸۱	میسرز بلوج ٹریڈنگ کار پورشن	۱۱۹	۸۲
۲۳-۹-۸۹	میسرز سینگ سٹیل لیٹڈ	۱۲۰	۸۳
۱۳-۵-۸۱	میسرز نواب زادہ عبدالعزیز	۱۲۱	۸۴
۲۵-۱-۸۰	میسرز مولا سزا یکسپورٹ کمپنی لیٹڈ	۱۲۳	۸۵
۳-۱۲-۸۰	میسرز الیں صلاح الدین ایٹڈ برادرز	۱۲۳	۸۶
۱۵-۲-۸۱	میسرز مراد شب بریکنگ کمپنی	۱۲۵	۸۷
۱۳-۳-۸۹	انٹر میرین پرائیوٹ لیٹڈ	۱۲۶	۸۸
۲-۱۱-۸۱	میسرز میر محمد فراز خان مری	۱۲۷	۸۹
۱۲-۸-۸۲	میسرز جبیب بلڈنگ لیٹڈ	۱۲۸	۹۰
۱۳-۸-۸۲	میسرز مک گل حسن کاسی	۱۲۸	۹۱
۱۸-۱۰-۸۲	جے کے برادرز	۱۳۰	۹۲

۱۲-۸۲	مسماۃ تدریسگری	۱۳۱	۹۳
۱۲-۵-۸۲	مس اشرف انت.	۱۳۲	۹۴
۱۸-۸۰	میرزا نصیر احمد اینڈ کپنی	۱۳۳	۹۵
۱۳-۲-۸۳	میرزا شیرا نڈ سٹریٹ لیٹھڈ	۱۳۴	۹۶

**میر عبدالغفور بلوچ -** (رضنی سوال) حناب والا! وزیر صاحب نے اپنے جواب (الف)، میں بتایا ہے کہ بی ڈی اے نے جہاڑ توڑنے کیلئے کل ۱۰۲۵۶ ایکڑ اراضی الٹ کی ہے اب یہ پلات جو بھی، میں یہ بی ڈی اے کی ملکیت ہے یا پر ایوٹ زمینداروں کی ہے اس کا اصل مالک کون دعویٰ دار ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات -** حناب والا! جہانتک پہلے سوال کے حصہ کا تعلق ہے کل ایکڑ اراضی تباہی گئی ہے اور اس میں سے ۵۳۰ ایکڑ الٹ ہو چکی ہے اور جہانتک سوال کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے۔

حناب والا! جہانتک سوال کے پہلے حصہ کا تعلق ہے تو اس کا میں جواب دے سکتا ہوں اس کا رقمہ ۱۰۲۵۶ ایکڑ ہے اور الٹ شدہ ۵۳۰ ایکڑ ہے جہانتک سوال کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے اس

کیلئے عرض ہے کہ یہ میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے بلوچستان ڈولپمنٹ اتحادی کو الٹ کی تھی۔ اور مٹانسفر کی۔ اس کیلئے پچھے مقامی لوگوں نے درخواستیں دیں متعلقہ محکمہ ملکہ مجھے یہ کہنا چاہیے بورڈ آف ریونیوں ایک طرح کے عدالت ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا اور اس ایسا یا میں سے پچھا ایسا یا مقامی لوگوں کے حق میں دے دیا جہاں تک نہ میں کی فزیکل اوزشپ کا تعلق ہے اس کی توبہ صورت ہے جو میں نے یہاں بیان کر دی۔ مگر باقی چیزوں جہاں توڑنے پر چارچز، میں۔ بی ڈی اے کی فیس یا گورنمنٹ کے واجبات یا صوبائی واجبات لوکل بادیز واجبات دنیرو دھول کیا جاتا ہے۔

**مسٹر عبد الغفور بلوچ۔** جناب والا دبائے کے لوگوں سے قبایا جات وصول کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس سوال کا تعلق بی ڈی اے کے الٹ شدہ نہیں سے تھا۔ جبکہ نہیں بی ڈی اے کی نہیں ہے۔ تو آپ نے کیوں فرمایا کہ ہم نے فلاں کو الٹ کی ہے۔ دوسرے یہ کہ پچھو حصہ کوڑ سے والپس یہ ہے تو یہ بتائیے کہ اس میں پابخ سو ایکٹر کے سوا پچھے الٹ کی ہے کتنا حصہ انہیں دوبارہ دیا گیا ہے۔ کتنا بی ڈی اے کے نام ہے۔

**وفیر منصوبہ بندری و ترقیات۔** جناب والا یہ مسئلہ اپیل در اپیل میں بی ڈی اے نے حکومت کو اپر و مع کیا ہوا ہے کہ جناب، میں الٹ نہیں ہوا ہے۔ بورڈ آف ریونیونے فیصلہ دیا ہے۔ جیسے میں نے ابھی کہا کہ بہت سارے پلاٹ الٹ ہوئے ہیں۔ اس میں سے صرف دس پلاٹوں کا مقامی لوگوں کے حق میں فیصلہ ہوا ہے۔ اب جہاں تک اس مسئلہ کا

تعلق ہے عدالتی کا درداں ہے وقت تو اس میں لگے گا۔ کوئی نہ  
کوئی تصور تو اسکی سامنے آئیگی جب عدالت اس بارے میں فیصلہ دیگی۔

**مسٹر اپسیکر۔** سردارِ کھیلان صاحب اس بارے میں زیادہ جانتے ہونگے۔

**مسٹر عبد الغفور بلوچ۔** جناب والا! کل ٹوٹل پلات چھیانوے  
ہیں اس میں سے کتنے دینے گئے ہیں۔ اس کی تعداد یہاں بتائی  
جائے۔ کیونکہ جواب میں کہا گیا ہے کہ پچھوڑ دینے گئے ہیں۔

### وزیرہ منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب والا! یہ تو محکمہ ریونیو والے ہی تباہ کتے ہیں  
کہ انہوں نے کتنے لوگوں کے حق میں کیا ہے۔ اگر معزز رکن چلتے  
ہیں تو میں ان کو یہ تفصیل دے دیں گا۔ میری بحث یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں ہر ہم برکوں ملنے کوں۔

**مسٹر اپسیکر۔**

اگلا سوال بھی میر عبد الکریم نو شیرانی صاحب کا ہے۔

## بنڈ ۵۶۳ میر عبید الکریم لٹ شیر وانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
 الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے چین پھالک پر ریوے پی ٹھیکر کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے  
 ب) اگر جزو الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کب سے کام شروع کیا جا رہا ہے۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

- الف) یہ درست نہیں ہے۔
- ب) جواب اثبات میں نہیں ہے۔

## مسٹر اسپلیکر۔ اگلا سوال

### بنڈ ۶۶۸ میر عبید الکریم لٹ شیر وانی

الف) کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
 ب) زیر تعمیر چین ہاؤ سنگ ایکم پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔  
 اس ایکم کے لیے کتنے ٹینڈر موصول ہوئے اور کتنے ٹینڈر منسوخ کئے گئے نیز موجودہ کام کس  
 طبقیکار کو دیا گیا ہے تفصیل دی جائے۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

اس ایکم پر کل ستر لاکھ لفے ہزار روپیہ کی رقم خرچ کی گئی ہے۔

اس اسیکم کے مختلف ترقیاتی کاموں کے لئے کل ۸ ٹینڈر موصول ہوئے۔  
ریٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے دو کام کے ٹینڈر دوبارہ طلب کئے گئے، دوبارہ ٹینڈروں میں  
کام سب سے کم ریٹ دہندہ کو دیا گیا۔  
موجودہ کام جو اسیکم ہذا کی مطابق، گھیوں اور نالیوں کی تعمیر و ترقی پر مشتمل ہے سب سے کم ریٹ  
دہندہ ہے سُر منظور حسین خلیجی کو دیا گیا ہے۔

### مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

#### ۱۹۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزمن صوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان ایک خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ  
کے مختلف اضلاع میں ترقیاتی اسیکھوں کو علمی جامہ پہنارہی ہے۔  
(ب) اگر جزو درالف) کا جواب اثبات میں ہے تو حسب ذیل شعبوں میں کون سی ترقیاتی اسیکھوں  
پر کافی ہو رہے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

- ۱۔ ذرعی تو سیعی منصوبہ جات ذرعی تحقیقی کونسل ریکارڈنگ آئی ڈن اے عالمی بنک
- ۲۔ فنی امداد، تربیتی ادارے،
- ۳۔ بلوچستان کامر بوط علاقائی ترقیاتی پروگرام
- ۴۔ ماہی گیری ترقیاتی منصوبہ جات،
- ۵۔ پٹ فیڈر، پائلٹ پراجیکٹ ریکارڈنگ جاپان واٹشائی بینک)
- ۶۔ مواصلات و تعمیرات،

- ۸۔ تعلیمی ترقیاتی پروگرام،  
 ۹۔ دینی حفظان صحت کے ترقیاتی پروگرام  
 ۱۰۔ آپاٹی کی چھوٹی اسکیوں کی ترقی،  
 ۱۱۔ آن فارم، وائر منجمٹ پراجیکٹ، وغیرہ وغیرہ

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

یہ دست ہے کہ حکومت بلوچستان ایک خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ کے مختلف اضلاع میں ترقیاتی سیکھات کو عملی جامہ پہنارہی ہے۔

### ۱۔ زرعی توسعی منصوبہ جات نری یقینی کوئسل ربانقلون آئی ڈل عالمی بنک۔

صوبہ بلوچستان میں عالمی بنک کے تعاون سے زرعی توسعی و تصریحی ترقیاتی پروجیکٹ ۸۵: ۱۹۸۳ء سے بڑائی طور پر پانچ سال کے عرصہ کے لئے صوبہ کے چار اضلاع یعنی لوگانی پنجی، سبیدہ و نصیر آباد میں زیر عمل ہے منصوبہ کی کل لاگت ۱۳۱ میلین روپے ہے اس منصوبہ کے نیصد اخراجات عالمی بنک آئندہ میں ڈالر کے قرضہ سے پورا کرے گا اور فیسا یا اخراجات حکومت بلوچستان خصوصی ترقیاتی فنڈ سے مہیا کرے گی منصوبہ کے تحت متدرجہ بالا اضلاع میں موجودہ زرعی توسعی خدمات کی ازسرنوشکیل و مزید دسعت و تصریحی تحقیقات کے ذریعے زرعی پیداوار میں خاطرخواہ انسانیہ کیا جا سکے اور میسر شدہ وسائل کے اندازہ ہتھے ہوئے بہتر زرعی عمل اور انتظامی صلاحیتوں کو برداشت کا لکری اکیرہ پیداوار بڑھائی جا سکے اس منصوبے کا اہم زرعی پہلو زرعی توسعی طریقہ کار کا درجہ کرنا ہے۔ جو کہ جدید توسعی طریقہ ۱۰۰٪ سسٹم کے خطوط پر استوار ہو گا۔ اس طریقہ کار کے تحت فیلڈ ورکر اپنے

حلقہ کے افراد اپنے کاشتکاروں کا انتخاب کریں گے جو کہ علاشر کے نامزدہ کاشتکار  
تصویر ہوں گے اور ان رابطہ کاشتکاروں کی نئی زرعی تسلیکروں سے کماختم ہو گا ہی کرائی جائے گی۔ یہ رابطہ کاشتکار  
ایک طریقہ شیدوں کے مطابق عجمیہ زراعت کے نیلہ استھان سے ملاقات کریں گے  
اور موسم اور زمین کی حالت کے مطابق زرعی مشورے حاصل کریں گے۔ زرعی کارکن  
خود بھی ہر ماہ ٹریننگ سے مستفید ہوں گے جس کا انتظام محجہ زراعت (MS) ہے  
سینر ماسٹر سپلائیٹ سینر سمجھیٹ ماسٹر سپلائیٹ اور دیگر سینر علہ کے  
ذریعہ ایک پہلے سے وضع کردہ طریقہ کار کے ذریعے کرے گا۔ یہ جدید سسٹم  
اسوقت دینا کے تقریباً ۰.۳ مالک میں مردج ہے اس منصوبہ میں، شخصی ہینوں  
کی تکنیکی معاونت کی گنجائش رکھی گئی ہے یہ اہم کام ایک بر طالوی  
کچھ میسر زمین میک ڈونالڈ ایسی ایٹس کے سپرد کیا گیا ہے اس فرم کا دنیا کے  
 مختلف مالک میں زرعی ترقیاتی منصوبوں میں کام کا دسیع تجربہ ہے اس تکنیکی معاونت  
کا بیشتر حصہ پڑھنے کے تین سالوں میں فنکر عرصہ کی تکمیلی معاونت  
کے لئے تحقیق کیا گیا ہے اسکے علاوہ عرصہ دو سال کیسے ایک کل وقتی صلاح کار  
رینیٹرنس کنسٹلٹنٹ (RESIDENT CONSULTANT) کا بھی تعین کیا گیا ہے  
جن منصوبہ کے ابتدائی تکمیلی مراحل میں مشارت و معاونت کرے گا ان تکنیکی معاونت  
و خدمات کے لئے مندرجہ بالا فرم کونوارٹ ڈیزاینر یونیورسٹی اور ریزیڈنٹ یونیورسٹی انگلستان  
کا تعاون حاصل ہے۔

## ۲۔ فنی امداد، تربیتی ادارے،

فنی امداد اور تربیتی ادارے کا شعبہ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے من میں پھیس آتا۔

## ۳۔ بلوچستان کا ملی اعلاقائی ترقیاتی پروگرام،

بیدر و گرام (بیاڑ) حکومت بلوچستان نے یونیسکو کی اتفاقاً دی اور فنی امداد سے شروع کیا ہے اور جو بے کے مندرجہ ذیل افلام میں شروع ہے

- ۱۔ قلات
- ۲۔ لورالانی
- ۳۔ نصیر آباد
- ۴۔ گوادر
- ۵۔ پشین
- ۶۔ پنجھی
- ۷۔ سبیلہ
- ۸۔ تربت

لورالانی، قلات، نصیر آباد اور گوادر کے افلاع میں پروگرام مشرد ع کیا گیا۔ ان افلاع میں مہماں پانی کی تکمیل کی گئیں ہیں باقی (۱۲)، بارہ یکوں پرہ کام سرعت سے پایہ تکمیل کی طرف روانہ دہاں ہے ۱۲۳۵ فلش سسٹم بیت الخلد نصیر نئے جا چکے ہیں جبکہ ۸۲۳۲ بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگانے جا چکے ہیں میں ۳۸۵۵ نمکوں کے پیکٹ تقیم کئے گئے ہیں۔

باقی چار افلاع میں بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگانے جا رہے ہیں۔

### ۳۔ ماہی گیری ترقیات منصوبہ جات۔

اس پروجیکٹ کیلئے ایشیائی ترقیاتی بینک نے ۱۹۸۳ء میں ۳۰۰ ملکوں ہزار روپے بطور امداد کے منظور کئے تھے جبکہ حکومت پاکستان نے ۱۹ کروڑ ۲۶ لاکھ روپے کی رقم فراہم کی ہے اس پروجیکٹ کا مقصد ماہی گیری کی ترقی ہے اس سے پنی فرش ہاریہ کا قیام عمل میں آیا ہوا ہے جو کہ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے لگا۔

### ۴۔ پٹ فیڈر پائلٹ پروجیکٹ (تعاون جاپان والیشیا نیک)

منصیر آباد ڈویشن میں پٹ فیڈر پائلٹ پروجیکٹ کے منصوبہ برائے ترقی زراعت پر کام جاری ہے یہ منصوبہ حکومت جاپان کے تعاون سے شروع کیا گیا ہے جس پر لگت کا تخمینہ ۱۰۳، میں روپے ہے اس منصوبہ کے تحت ۱۱۸۵ ایکڑ رقبہ پر پائلٹ پروجیکٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور یہاں پر جدید طریقہ ہائے آبپاشی یعنی قدر قدر آبپاشی اور فوارہ طرز آبپاشی۔

(Tackle Irrigation System and Sprinkler Irrigation System)

کی نمائش کے لئے بیس بیس ایکڑ رقبہ پر اس طریقہ کے تحت قصلات کاشت کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ یہاں کاشتکاری کے جدید طریقوں پر عمل کرنے

ہونے زمینداروں کو ان کے بارے میں معلومات ہم پہنچائی جائیں گی۔ نئی فصلات کے بارے میں ریسرچ کی جائیں گی زمیندار حضرات کو ان مسائل کے حل کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی جائیں گی اور ان کو مختلف جدید زرعی علوم کے بارے میں ٹریننگ دی جائے گی۔

## ۶. مواصلات و تعمیرات۔

مواصلات و تعمیرات کا شعبہ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے ضمن میں نہیں آتا۔

### ۷. تعلیمی و ترقیاتی پروگرام۔

تعلیمی ترقیاتی پروگرام کا شعبہ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے ذمہ میں نہیں آتا۔

### ۸. دیہی حفاظان صحت کے ترقیاتی پروگرام۔

دیہی حفاظان صحت کے ترقیاتی پروگرام کا شعبہ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے زمینے میں نہیں آتا۔

### ۹. چھوٹی زرعی اسکیمیں۔

اس پروجیکٹ کے لئے یو کے، او، ڈی اے کے ادارے نے ۱۹۷۸ء میں بطور مدد ۳۰۰ ملین ڈالر دنیا منظور کیا تھا جو کہ ڈیلے ایکشن ڈیم، انفلوشن گلیریز اور سیلابی پانی کو کھوٹوں تک پہنچانے کے لئے ڈیم بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد بلوچستان کے چھوٹے زمینداروں کو اپاٹی کی سہولتیں فراہم کرنا درکاز تھا جس کے لئے بلوچستان کے چھ اضلاع میں کام ہو رہے ہیں کی تفصیل مذکور جدیل ہے۔

۱. ضلع پشین  
 I خوشاب ڈیلے ایکشن ڈیم  
 II سرماں انفلوئن گیئری یا دیرز

۲. ضلع لورالافی۔ I سانگوزی ہینل لائنس  
 II کشیر دیالہ ڈائیورشن دیرز

۳. ضلع ٹروب۔ I توراد لگا انفلوئن گیئری  
 II ساکھ نہ ڈائیورشن دیرز

۴. ضلع پچھی۔ I مشکاف فلڈ ایریگشن سیکم

۵. ضلع قلات  
 I آپاچ ڈیلے ایکشن ڈیم مسٹونگ  
 II شنگری انفلوئن گیئری  
 وڈر زمیندارہ فلڈ ایریگشن سیکم

مندرجہ بالا سیکمتوں کی تحریکی ذمہ داری مکمل ایکشن کے ذمہ بھنے اور مسکدہ زراعت والہ منہجمنٹ کا کام ہے جسکے تحت پانی کی نالیوں کی درستگی و پختگی، پانی کی کچی نالیوں کی درستگی پختہ تالابوں کی تعمیر، کھیتوں کی ہمواری اور نہاشی پلاٹ شامل ہیں اور اب تک ضلع قلات میں مسکدہ زراعت تے ۱۸۶۰ میٹر لمبی نالیوں کو پختہ کیا دو عدد پختہ تالاب (۴۰۰۰ م²) تعمیر کیے اور ۱۱۱ ایکڑ زرعی رقبہ ہموار کیا گیا ہے۔

صوبہ بلوچستان میں کویت فنڈ کے تعاون سے آپاچی کی انتالیس چھوٹا سیکمتوں پر کام ہو رہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع قلات آ درگ ڈیلے ایکشن ڈیم (مکل)

صلع خفیدار آ۔ ڈھل بند (مکن) ۲۔ گزکی چینل (مکن) ۳۔ جو سُلور ار گیشن سیکم (مکن) آ۔  
مک ار گیشن سیکم (مکن) مکھارا ایر گیشن سیکم (کام ہو رہا ہے)

### صلع لور الائی۔

آ۔ فڈو کڑھڈے ایکشن ڈیم (مکن)  
ہ۔ دکی ایر گیشن سیکم (کام ہو رہا ہے)  
آ۔ مو سٹھی خیل سیکم (کام ہو رہا ہے)

### صلع ٹروپ۔ آ۔ تسلی تو ایر گیشن سیکم (مکن) آ۔ کس بھیر ڈیم (مکن)

آ۔ مینا ر بازار ایر گیشن سیکم (کام جاری ہے)  
آ۔ رکھپوا ایر گیشن سیکم (کام جاری ہے)

### صلع کچھی۔

آ۔ لائنگ سنی چینل (مکن)  
آ۔ ٹوپ بند لو لائی گس (مکن)

آ۔ لائنگ بلا چینل (کام ہو رہا ہے)

### صلع مکران۔ آ۔ لائنگ محمد آباد کاریز (مکن)

آ۔ لائنگ گزکی ایر گیشن سیکم (مکن)

آ۔ لائنگ گز بند کاریز (مکن)

آ۔ لائنگ شکر آباد چینل (مکن)

### صلع ڈیرہ بھٹی

ا) فمار ایریگیشن ایکم۔  
(کام ہو رہا ہے)  
لاؤ گذل ایریگیشن ایکم۔  
(کام ہو رہا ہے)

### کوہلو

ا) منزع ایریگیشن ایکم۔  
(کام جاری ہے)  
لاؤ سنگیس ایریگیشن ایکم۔  
(کام جاری ہے)

### صلع زیارت

ا) مندویم۔  
(کام جاری ہے)

### صلع پشم

ا) آب ڈکی ڈیلے ایریگیشن ایکم (مکن)  
لاؤ تو سین بنک کاریز۔ (مکن)  
لاؤ ونگ خوشد ایریگیشن ایکم (کام ہو رہا ہے)

### صلع کوڑہ

ا) ذوار کان ایریگیشن ایکم۔ (مکن)  
لاؤ بوستان دورہ ڈیم۔ (مکن)  
لاؤ ابدی خاص ایریگیشن ایکم۔ (کام جاری ہے)

### صلع چائی

ا) خیصار ایریگیشن ایکم (مکن)  
لاؤ کلک ایریگیشن ایکم (کام جاری ہے)

### صلع پنجکورہ

ا) جوان تک ایریگیشن ایکم (کام جاری ہے)

## ضلع سیلہ آرگ بیری ایر پیگشن اسکم (مکمل)

ضلع سبئی ۱۔ پنجی ڈیلے ایکشن ڈیم (مکمل)  
 ۲۔ تو سیل ناڑی ہندور کس (کام ہو رہا ہے)  
 ۳۔ ہنگی ڈیلے ایکشن ڈیم (مکمل)

## ۱۰. آن فارم، والٹ منجمنٹ پراجیکٹ، وغیرہ وغیرہ

آن فارم والٹ منجمنٹ پراجیکٹ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے زمرے میں نہیں آتا۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔ (رنہی سوال) جناب والا! ندعی تو سیعی منصوبوں میں ٹیکنیکل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں لیکن ہمیں تو پتہ نہیں یہ منصوبے کیسے چل رہے ہیں چار اضلاع لو رالائی پچھی سبیلہ اور لفیر آباد کو اس میں شامل کیا گیا اور انیس سو چوراسی پچاسی سے کام شروع ہیں لیکن ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا کہ گذشتہ تین سالوں میں کیا ہوا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ معزز مبر کو معلوم ہوگا اسکی ایگزیکٹو نگ اجنسی ایگرہ یکلچورڈ یا پارٹنٹ ہے میں ان سے دخواست کروں گا کہ یہ سوال وہ محکمہ زراعت سے کہ یہ وہ تفصیلی طور پر ان کی تسلی کر دیں گے۔ تاہم پنی ایڈنڈی کا محکمہ بطور جمیعی اسکی ایڈمنیسٹریشن

اور بھینگ کرتا ہے اور وہ بھی دفاعی حکومت کی کوارڈ سینیشن سے کرتا ہے تاہم میں نے زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے کہ معزز رکن کی اسلامی کوئی تاہم وہ اس مفہوم میں دزیر زراعت سے رجوع کر دیں۔

**مسٹر اقبال خان گھوسمہ۔** جناب والا! بہر حال سننڈول تو اس کا پی اینڈ ڈی کے ہاتھ میں ہے آپ ان سے پر اگر میں روپورٹ لیتے ہیں جیکہ آپ آپ کہتے ہیں کہ میرا تخلص نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** اسے متعلق ساری پکھراپ کے سامنے ہے آپ آئندہ سیشن میں محکمہ زراعت سے سوال کر کے پوچھیں کہ میں نے ماں نہیں دیکھا کہ کونی کام ہوا ہے۔

**مسٹر اقبال احمد خان گھوسمہ۔** جناب اسپیکر! پی اینڈ ڈی والے سننڈولنگ اتحاری ہیں۔ ان کو معلوم ہوتا چاہیے وہ ایگر یکچھر والوں سے پر اگر میں منکروائیں اور وہ انہیں بتائیں کہ ہم نے فلاں کام کیا ہے۔

**وزیر منصوبہ بندری و ترقیات۔** جناب والا! میں نے عرض کیا کہ اسکی تفصیل زراعت کا مکمل دیگا۔ مگر پی اینڈ ڈی جو معلومات حاصل کرتا ہے جو پر اگر میں روپورٹ وہ کہتے ہیں ان کے مطابق جھٹ پٹ میں زراعت کے دفاتر اور مکانات کی تعمیر اس میں شامل ہے اگر اس معزز ہاؤس کی خواہش ہو کہ پی اینڈ ڈی اس حیثیت میں تحقیق کرے تو سب کچھ اگر پی اینڈ ڈی والے کریں تو

جناب والا! پھر باقی ملکے کیا کہیں گے۔ بہر حال رہاں ہاؤس اور چین منسٹر جناب کے ہاتھ میں ہے۔

**مسٹر احمدن داس بھٹی۔** (ضمی سوال) جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے عرض کر دیکھا کہ صفحہ اکیس پر ملاحظہ فرمائیں کہ آیا یہ غلطی دانستہ کیلئی ہے یا نادانستہ طور پر کی گئی ہے اگر ذریم موصوف اسکا اعتراف کر لیں تو ہم خود اسکی دستگی کر لیں گے تا ہم معذرت خواہ ہوں کہ جواب کے صفحہ بائیس کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

**مسٹر احمدن داس بھٹی۔** جناب والا یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کوہلو کو ذریم بھٹی اور ذریم بھٹی کو کوہلو اضلاع میں لکھا گیا ہے۔

**ذریم منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا! یہ بالکل درست فرماتے ہیں میں نے بھی کل یہ دیکھا تھا کہ کوہلو ذریم بھٹی ہو گیا ہے یہ اٹھا ہو گیا ہے۔

**مسٹر احمدن داس بھٹی۔** جی ہاں ہم ہی چاہتے ہیں کہ یہ سیدھا ہو جائے۔

**ذریم منصوبہ بندی و ترقیات۔** ہمارے ریکارڈ میں یہ سیدھا ہے لیکن پرنسپل میں اٹھا ہے۔ معافی مانگتا ہوں۔

**مسٹر احمدن داس بھٹی۔** شکریہ

**مسٹر اقبال احمد خان گھوسمہ۔** (ضمی سوال) جناب اسپیکر! نصیر آباد

میں پڑ فیصلہ پارلیئٹ پر اجیکٹ کا غذی کارروائی ہے ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا ہے کب تک مکمل ہو گا، میں تو کچھ پتہ نہیں۔

### وزیر ملٹسو بہنڈی و ترقیات۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ میر موسوٰ

جانستہ ہیں یہ بیرونی ممالک کے امداد کے تحت پر اجیکٹ ہے ایک لمبی چوری ریڈ ٹپ ہوتا ہے جس کے تحت ہو بائی حکومت وفاقی حکومت کے تعاون سے بیرونی مال امداد حاصل کرتی ہے اسکے کئی مراحل ہیں ان سے گزرنا پڑتا ہے متعلقہ محکمہ وفاقی حکومت کے پی اینڈ ڈی منٹری کے ای اینڈ ڈی کے ذریعے کارروائی کرنا پڑتی ہے اسکے بعد فناقل اسٹس دیتے ہیں۔ جناب والا یہ ایک لمبا چھڈا طریق کا رہے آگر میں باقاعدہ معاملہ لکھا جانا مشلاً ایشیں ڈولپینٹ بنک ہے ہمارا نامزدہ اسکے لئے منیلا میں جانا ہے پھر ایک مرینٹ پرستخط ہو یہی بعض اوقات ہم اپنے ایمیدر کو درستخط کرنے کا اختیار دیتے ہیں یہ اختیار ایمیدر صاحب کو گورنر زدیتے ہیں کہ وہ معاملہ کریں۔ اسمیں بڑا دقت لکھتا ہے یہ اچھا پر اجیکٹ ہے مشلاً جاپانی حکومت کی امداد جو موجودہ حکومت پاکستان نے حاصل کی ہے انشاء اللہ اس پر کام شروع ہو جائے گا اور لوگ اس سے مستفید ہونے چا۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

پرنیج کی جان بلوچ۔ جناب والا! ہم دیکھ رہے ہیں اس سوال پر پہلے دو تین سالوں میں بھی کافی بحث ہوئی ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ یہ ملیں خسارے میں چل رہی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ان کو بند کیا جائے یا پرانیویں سیکٹر میں دے دیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندری و ترقیات جنگلیہ معزز ممبر نے بہت ہی صحیح فرمایا ہے۔ اس کے متعلق اس معزز ایوان میں پہلے بھی کافی بحث ہوئی تھی اس پر کافی سوالات و جوابات کئے گئے تھے۔ کویا اس مسئلے پر ایوان سیر حاصل بحث کر چکا ہے مگر بد نجت یہ ہے کہ ماٹی میں یہ کارخانے جب بنائے گئے اور ان کی پی سی وائے اور فریلٹی رپورٹس بنائی گئی وہ ناسوچی سمجھی سے بنائی گئی۔ یاد یہ دانتہ طور پر غلط بنائی گئی؟ اصل نکامیا ب نہیں ہوئیں۔

اب سارے پنی دن اور اسکی اکاؤنٹ ایبلٹی پر، ہمیں نظر ثانی کرنی پڑتی۔ ان کو دوبارہ بنانا پڑتا۔ ان کارخانوں کی اس دور میں منصوبہ بندری کی گئی جو ہم سے پہلے گذرا ہے۔ مگر اب ہمیں اسے نہیں نہیں کہا جا رہا ہے۔ اور اس کا پاؤں پر کھڑا کرنا ہے اس سلسلے میں اکاؤنٹ ایبلٹی بنائی جا رہی ہے۔ اور اس کا چیف مینسٹر کی رہبری میں انشاء اللہ فیصلہ کیا جائے گا۔ مجھے امید ہے اس معزز ممبر کو اطمینان ہو گیا ہوگا۔ کیونکہ یہ حکومت سوچ سمجھ کر کام کر رہی ہے اور اس کے آئندہ بار اور تمازج سامنے آئیں گے۔

سردار شمار علی۔ (ضمی سوال) جناب والا ہمارے وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ خشت سازی کا کارخانہ خسارے میں چل رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

## وزیر منصوبہ پندری و ترقیات۔ جناب والا خسارے کی دبیری

واضح ہے اسکی جو پیداوار ہے ایک معمولی بھٹے کے برائی ہے ہمارے سو بے میں جو بھٹے ہوتے ہیں وہ بہت بڑے ہوتے ہیں اور یہ پنجاب سندھ فریڈر کے مقابلے میں ہمارے ہاں بھٹے بڑے ہوتے ہیں مگر یہ چھوٹا بڑا سمجھ لیں۔ جو ایک پرائیوریٹ بھٹہ ہوتا ہے۔ اسکو ایک مالک ایک مستری اور ایک منشی چلاتے رہتے ہیں۔ منشی اینٹیس بیچتا ہے اس کاونٹ بھی رکھتا ہے مالک ان تمام کاموں کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔ مستری اینٹوں کی پکائی بھی کرتا رہتا ہے۔ مگر اس سرکاری کارخانے میں بے حد عملہ ہے کئی تو جنرل مینیجر، میں اس میں بے انتہا عملہ ہے اس کی بھی اس کاونٹ ایبلٹی بنا جا رہی ہے اور اس کارخانے کے کافی افسروں کو شوکاڑ نوش دیتے گئے ہیں جی ڈی اے اس پر کام کر رہا ہے قانون کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے ہر قدم پر بیڈی اے ولے اپنے لیگل ایڈ دائر سے مشورہ کرتے ہیں۔ قانون کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں اس میں کچھ وقت لگتا ہے جب یہ سلسلہ مکمل ہو جائے کا تو اس کا قانون کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ اور یہ کارخانہ بھی صحیح پیداوار دینے لگے گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں کسی طرح خسارہ نہ ہو۔

## پرسنیں بھی جان بلوج۔ رضمنی سوال / جناب والا! جب ایک کارخانہ اور بھٹہ ایک منشی اور ایک مستری کے ذریعے چل سکتے، میں تو اس میں اتنے زیادہ ملازم کیوں ہیں آس میں جنرل مینیجر وغیرہ وغیرہ، میں۔ ان کو فوراً پر طرف کیوں نہیں کیا جاتا ہے تاکہ بلوچستان کے پیسے پہنچا جائیں اور اس میں حکومت جو چنان

کی بدنائی بھی ہو رہی ہے یہ دس سال کی بات نہیں ہے پہلے مارشل لاد تھا  
رحیم الدین خان گورنر تھے ان کی بات نہیں ہے مگر ہم اپنے دور کے توزمہ دار  
ہیں آپ اس بات کا خیال رکھیں اور اگر ایسے منصوبے نہیں چلا سکتے ہیں  
تو ان کو فوج بند کر دیا جائے ان کو ختم کر دیا جائے۔ تاکہ حکومت کے  
بدنائی نہ ہو پنجستان کی بدنائی نہ ہو۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات**، جناب آپ سیکر! میں معززہ مبرے  
بالکل اتفاق کرتا ہوں مگر یہاں پر دو سوال سامنے آتے ہیں جن پر کارروائی  
کرنے کی ضرورت ہے ایک یہ ہے کہ ہمارے محکمے بیڈی اے میں ملازموں  
کی بھر مار ہے اس میں کئی جیالوجیسٹ رکھے ہوئے ہیں اس میں جیالوجی  
کا کوئی خاص کام نہیں ہے۔ ایک ہماری چھوٹوں میں جو پہلے علیحدہ افسوسی کے  
پاس تھی جبکہ ماننی کی حکومت نے اسے بیڈی اے کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ آپ اسکی  
اوسرنو تنظیم کریں اور اساب یہ مل نہیں چل سکتے اور بند ہے ایک طرف تو حکومت پر  
دعا ہے کہ لوگوں کو ملازم رکھو چاہے گھر بیٹھا کر تنخواہ دو اور دوسری طرف  
محرشل سائیڈ ہے کھرشل سائیڈ کا تفاوت ہے اس میں بچھ متنازع ہو۔ اس میں  
ضروری ہے جو فارغ ملازم ہیں یعنی جو فالتو ملازم ہیں ان کو قانون کے مطابق فارغ  
کر دیا جائے اس میں چاہے افسوسی مزدور ہیں کوئی بھی اس چیز کا فیصلہ اس  
معززہ ایوان نے کرنا ہے۔ چیف منسٹر صاحب، میں اس کی گائیڈ بنس دیں گے  
اہم ہم اسی طرح کریں گے اگر بٹھا کر ملازموں کو تنخواہ دینی ہے چاہے مزدور ہے  
چاہے سٹاف ہے اس کا فیصلہ مبروک پر ہے اور وہ اسکا فیصلہ کر سکتے  
ہیں۔

## مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

### بنز ۶۲۰، مسٹر اقبال احمد خان کے حوالے۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملک نے تمام ارکان اسمبلی سے سال روائی کے دوران ترجیحی بنیادوں پر پی، سی، او (۵، ۶، ۷) لگانے کے لئے جگہوں کی فہرست طلب کی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صلح نصیر آباد کے کن کن علاقوں میں پی سی او (۴۵، ۵) کی منظوری دی گئی ہے۔ تفصیلات سے آگاہ کریں۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) روای ملی سال کے دوران پی، سی، او کی تفضیلات کے سلسلے میں بعض ایم پی، اے صاجان نے اپنی سفارشات ہمیں بصیرج دی ہیں اور بعض ایم پی، اے صاجان نے ابھی تک سفارشات نہیں بصیرجی ہیں جتنی سفارشات پی، سی، او کے سلسلے میں ہمیں موصول ہوئی ہیں وہ ملک کے منصوبہ بندی و ترقیات و فاقہ حکومت کو بصیرج دے گا جس کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔

وزیر اعلیٰ - جناب اسپیکر! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جہاں بھی پی سی او کی ضرورت ہوتی ہے حکومت مرکزی حکومت کو سفارش کرتی ہے اور وزیر متعلقہ نے اپنی سفارشات مرکزی حکومت کو بھیجی ہوئی ہیں۔ میں میقین دلاتا ہوں کہ ہماری ہونانی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! میں معزز ممبر کی تسلی کیلئے

بتا دیتا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں نے ان کے درج ذیل علاقوں کے لئے سفارش بھیج دی ہے،  
جن میں کوٹ حاجی اللہ یار خان کھوس۔ ۲۔ رمنٹے پور۔ ۳۔ گوجرا میں بخش کھوس۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔ میں نے تفصیل نہیں مانگی ہے میں نے

پوچھا ہے کہ مرکزی حکومت کو آپ نے کب یہ سفارشات بھیجی ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! جتنے بھی معزز ممبران نے پیسی اور  
کیلئے لکھا ہے ہم نے مرکزی حکومت کو بھیج دیئے ہیں اگر وہ کہتے ہیں ہم اس کی تفصیل  
اور گاؤں کی تفصیل بھی بتلنے کیلئے تیار ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ ہر مرکزی حکومت کا کام ہے مرکزی حکومت فنڈ مددی ہے تو  
کام ہوتا ہے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔ جناب والا! بچھدے اعلیٰ میں تو تینوں ہائی

کرانی چکی تھی کہ کوشش کر کے ہر ممبر کو ایک پیسی اور دے دیں گے مگر  
ابھی تک پچھہ نہیں ہوا ہے، علیٰ صرف تسلی دی گئی ہے میں نے قرارداد بھی  
پیش کی تھی کہا گیا تھا کہ ہم غور کر رہے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر! ہم یہ کر دیں گے۔

**مسٹر ارجمن داس بھٹی۔** جناب اسپیکر! رضمنی سوال) گزارش ہے کہ جزو ان میں وہ وزیر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ درست ہے۔ عوام کا اکان اسمبلی کے نام ذمے دینے کئے میں اور اس سلسلے میں ستائیں ممبران کی سفارشات آئیں۔ میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ وہ کون کون سے ممبر ہیں جن کی سفارشات آپ تک پہنچی ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپ اس سلسلے نیا سوال کریں۔

**مسٹر ارجمن داس بھٹی۔** میں نے تو تین سال ہوئے پی سی او سلسلے نام دیے تھے اب اور دو سال بھی گزر جائیں گے۔ ہمیں نام تباہ کے جائیں کہ کس کے نام بھیج دیئے گئے ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** اس سلسلے نیا سوال دیں۔

**مسٹر ارجمن داس بھٹی۔** جناب والا! میں یہ پوچھتا ہوں ۱۹۸۴، ۸۵ میں جنہوں نے نام دیئے ہیں ان کے نام کیا ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** دیسے تو یہ مرکزی حکومت کا نام ہے آپ اس سلسلے نیا سوال دیں۔ اس پر کارروائی کی جائے گی۔

جناب والا! یہ واقعی حکومت کا سمجھیکت ہے ہم مخفی سفارشی ادارہ ہیں ہم سفارش بھیج دیتے ہیں جنہوں نے ہمیں بھیجا ہم نے آگے بھیج دیا اگر زیر بھیجنے کے ان کو بھی ہم بھیج دیں گے۔

**مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر! منظر صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے بھیج دیئے ہیں اور مزید بھیج دیں گے۔ آپ کو پستہ ہونا چاہیئے انہوں نے تقریباً چھ مہینے پہلے یہاں یقین دہانی کرائی تھی کہ پی سی او لگ جائیں گے انیں سو پچاس کے بعد دوبارہ لیا گیا یہ فہرست گذشتہ چھ ماہ سے پی اینڈ ڈی میں پڑی ہوئی ہے تین سال گذر چکے ہیں یہ پستہ نہیں کب بھیجا جاتے گا۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر! تقریباً استر جگہوں کھلئے تا میں ایم پی اے صاحبان کی طرف سے ہمیں درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے اٹھارہ پی سی او کیلئے ہم نے سسری چیف منظر صاحب کو بھیجی تھی۔ اب چیف منظر صاحب ہمیں پالیسی گائیڈ لائن دین دیں کہ اس عالم کو ہم کیسے چلا دیں۔ بہر حال امنی میں جو ہو گیا سو ہو گیا۔ آئندہ کیلئے جیسا میں نے عرض کیا ہم نے چیف منظر صاحب سے ہم نے گائیڈ لائن مانگی ہے۔ یہ دفاعی حکومت کا حصہ ہے تاہم اگر معزز مبڑ اور بھیجننا چاہیں گے ہمیں بھیج دیں ہم وہ بھی آگے بھیج دیں گے۔ اور چیف منظر صاحب کی طرف سے کوئی گائیڈ لائن آئی تو اسکے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

**مسٹر اسپیکر۔** اگلا سوال۔

### بلاز ۶۲۱۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۶ء کے دوران میں مکمل دارکشیدر ایم۔ پی۔ اے صوبائی ترقیاتی شعبوں کے لئے قدر مختص کئے گئے تھے اور کس قدر خرچ کئے گئے اور مکمل دارکشیدر رقم پس (محض معاہدہ) ہوئی اپنے شدہ رقومات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور یہ فدائی زبردست کیوں خرچ نہیں کئے گئے تفصیلات سے آگاہ کریں۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

سال ۱۹۸۶ء کے دوران میں صوبائی اسمبلی کے نشان کردہ سیکھات کے لئے ۳۶۰ ملین روپے مختصر کیے گئے جو کہ ۸ لاکھ روپیہ ایک ایم۔ پی۔ اے صاحب کے سیکھوں کے لئے ہے ہیں اس کے علاوہ صوبائی کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ۱۴۰ ملین روپے کی بچت بتی تھی جس کو آبادی کے بنیاد پر ضلع و اقسام کر کے ایم۔ پی۔ اے صاحبان کو درخواست کی گئی کہ وہ اپنے علاقے کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکھوں کی نشاندہی کریں چنانچہ ایم۔ پی۔ اے صاحبان نے دو مختلف پروگراموں کی نشاندہی کی۔ اس طرح انکی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے

۱۔	تعلیم	تقریباً	۹،۹ ملین
۲۔	صحت	"	۳۶ " ۳۶
۳۔	آپاشی و آب توشی	"	۱۰ " ۱۰
۴۔	مواصلات	"	۱۵ " ۱۵
۵۔	زراعت	"	۳۹۳ " ۳۹۳
۶۔	دوکل گورنمنٹ	"	۱۶۰۶ " ۱۶۰۶
۷۔	سماجی ہبود	"	۳۱ " ۳۱
۸۔	پسرو بیغیر	"	۳۶۲ " ۳۶۲
۹۔	کوہستانی ترقیاتی ادارہ	"	۱۳۰۶ " ۱۳۰۶

کشہر صاجان	۱۰
ڈپٹی کشہر صاجان	۱۱
کل رقم	۱۱

500

ایم، پی، رے، صاجان کی اسکیمات کی رقم کو صوبائی حکومت نے نان پس ایں قرار دیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ دفعہ سوالات تو گزر گیا ہے اگر آپ جاڑت دیستے ہیں تو دس منٹ کیلئے دفعہ سوالات اور بڑھا دیتے ہیں۔

پرنسپھی اجان۔ جناب والا! یہ جو کہا گیا ہے کہ اسی لامک کے علاوہ آبادی کے تناسب سے ہر علاقہ کو جو رقومات دی گئی تھیں وہ صرف ایک سال کیلئے تھیں۔ یا پھر بھی ہی جائیں گی؟

وزیر محفوظ یہ بندری فقرہ قیات۔ جناب والا! وہ صرف ایک ہی سال کیلئے تھیں جو اس وقت رقم پنج گئی تھی اور آبادی کے لحاظ سے دی گئی تھی اگر آئندہ بھی بیٹھ میں گناہش مکل آئے تو پھر اگر پالیمانی بورڈ نے فیصلہ کیا تو دے دی جائے گی اس وقت بھی اس رقم کے فیصلے کیلئے صدارت خود لیڈر آف دی ہاؤس نے کی تھی اور پالیمانی بورڈ نے فیصلہ کیا تھا کہ آبادی کے لحاظ سے رقم بازٹی جائے گی۔ اور میر سے بھی پوچھا گیا تھا۔

اب کیا یہ صورتحال مستقبل میں آتی ہے یا نہیں میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہ سکتا ہوں اگر آگئی تو میغینا چین مہمنٹری صاحب کی ہدایات کو مر نظر رکھا جائیگا اور اسکے مطابق عمل کیا جائے گا۔

**سٹر ارجمن داس بھٹی۔** جناب والا! وزیر صاحب نے اسی لکھ اور آبادی کے لفاظ سے رقم بانٹنے کے دو مختلف طریقوں کی وضاحت تو کر دی ہے پوری تحریکی ہے میں کیا یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ تم رتوں تماں ایمپی اے صاحبان کو بلاجو آبادی کے لفاظ سے وی گئی تھیں۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا! یہاں جمہوری نظام ہے جمہوری نظام میں ایک حکومتی پارٹی ہوتی ہے اور ایک اپوزیشن حائیٹ ہوتی ہے یہ حکومت کا کام بہت تباہ ہے کیا حکومتی پارٹی اپوزیشن سائینڈ کور برابر کا حصہ دیتی ہے یہ حکومت کی پالیسی پر ملخصہ ہوتا ہے یہ جو سوال کیا گیا ہے میں تو کہتا ہوں اس کا بہتر جواب تو لیڈر آن دی ہاؤس دے سکتے ہیں مگر ہمیں جو چیز منشہ صاحب کا یہ لائن دیتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں اس کے مطابق خرچ کیا گیا ہے اور اب وہ وقت تو گزر چکا ہے۔

**سٹر ارجمن داس بھٹی۔** جناب اسپیکر! ہمارے معزز وزیر صاحب نے اپوزیشن کا لفظ استعمال کیا ہے میں ان سے گذارش کرتا ہوں کہ اگر اپوزیشن پر لئے تغیر ہتو اس کا احترام کرنا چاہیے اور اس کو احترام کی نظر سے دیکھنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ وہ مثبت پہلو کی ترجیحی کرتا ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** میں اس سے تفاق کرتا ہوں۔

**وزیر اعلیٰ۔** جناب والا! میں اس مسئلے کی کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ

اگر پاکستان کی پوری تاریخ پر نظر ڈالی جائے پاکستان کو قائم ہوئے اٹھیں صال  
گندر چکے، میں اس دوران موجودہ حکومت نے جو اقلیت کو حصہ دیا ہے اس کی  
تاریخ میں کہیں مثال نہیں ملتی ہے ہم نے ہمیشہ اقلیتوں کا احترام کیا ہے۔  
(تحفین و افہمن)

**مسٹر احمد داس بھٹا۔** خباب والا وزیر اعلیٰ صاحب بالکل درست فرمادے ہیں میں تو خود یہی تاثرات دینے والا تھا۔ جو انہوں نے خود پیش کر دیے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اقلیت اور اکثریت کو کیا نظر سے دیکھا جائے کیونکہ ہم بھی بھارتی  
وہ بھی بلوچستانی ہیں۔

**وزیر اعلیٰ۔** اگر ہمارے معززہ محترم سرحد کی دوسری طرف دیکھیں گے اور وہاں کی اقلیت کے حالات پر نظر رکھیں تو وہ دیکھیں گے کہ وہاں تو اقلیت بول بھی نہیں  
سکتی ہے۔ خباب والا! یہاں تو کمل آزادی ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** اگلا سوال مسٹر نصیر احمد باچا صاحب کا ہے۔

### بنزاں ۴۴۸ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
سال ۱۹۸۶ء میں پروجیکٹ ایریا اسکم کے تحت ضلع پیشیں کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے اور اس فنڈ کی تقسیم کا  
کی تفصیل دی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

پر اجیکٹ ایریا سکیم کے تحت صلح پشین میں توہہ کا کمرڈی۔ توہہ اچکنی اور برشور کے نئے ۱۹۸۶-۸۷ء میں مدد میں روپے رکھے گئے تھے جو کہ پر اجیکٹ ڈائیکٹر / ڈپلی کمشٹر صلح پشین کو مہیا کئے گئے تھے۔

فندُز کی تقسیم کا رکی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱.	کاریزات	/ ۳۰۰۰ رواپے
۲.	ایرگیشن (کنوائیں ڈائیزل انجن)	/ ۴۰۰۰ رواپے
۳.	ایرگیشن (تالاب)	/ ۸۵۰۰ رواپے
۴.	زراعت (بندات پر)	/ ۲۰۰۰ رواپے
۵.	بہواری ارضیات	/ ۲۶۰۰ رواپے
<hr/>		/ ۱۸۰۰۰ رواپے
۶.	پر اجیکٹ ڈائیکٹر کے دفتر کے لئے	/ ۱۰۰۰ رواپے
۷.	کنٹھسیز کے لئے۔	/ ۱۰۰۰ رواپے

مسٹر لفیر احمد پacha جناب والا! کیا وزیر منصوبہ بندی یہ تباہ کئے ہیں کہ

توہہ کا کمرڈی کو کتنی رقم دی گئی ہے۔ اور توہہ اچکنی کو کتنی رقم دی گئی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ اس کیلئے آپ فریش سوال کروں تو میں

اپنے تفصیل تبادلہ فرمائے گا۔

**مسٹر نفیر احمد بacha۔** جناب والا اکیا وزیر موصوف یہ بتاسکتے ہیں کہ یہ قم خرچ ہو چکی ہے؟ -

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا! خرچ کے متعلق ہم بالکل جائزہ لیں گے۔ جو گورنمنٹ کا طریقہ کار ہوتا ہے اس کو ہم اختیار کروں گے۔ اس کیلئے ہم ہر مجھ سے باقاعدہ رپورٹ لیتے ہیں۔ جیسا کہ جناب اسپیکر آپ جانتے ہیں کہ اس میں ردوبدل ہوتی ہے۔ ایڈبٹمنٹ ہوتی ہے۔ سپلائمنٹری بجٹ میں ایڈبٹمنٹ کی جاتی ہے۔ میں اپنے معزز ممبر کو یہ میقین دلاتا ہوں کہ ہم باقاعدہ اسکی رپورٹ طلب کریں گے۔ جو ہماری حکومت کے روانہ اور قواعد کے مطابق ہوگا۔

**مسٹر نفیر احمد بacha۔** جناب اسپیکر صاحب میں نے ایک اور سوال بھی کیا تھا فنڈر صاحب نے اسکا جواب نہیں دیا یا وہ سوال ان تک ابھی نہیں پہنچا؟ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ تمیں سالوں میں ایم پی اے حضرات کو کتنی رقم دی گئی ہے۔ انہوں نے کہاں کہاں اور کون کون سی ایکھات پر خرچ کی ہیں۔ ان کی کون سی ایکھات مکمل ہوئی ہیں۔ اور کونسی ایکھیں ابھی نامکمل ہیں۔ کیا اس بارے میں وزیر موصوف صاحب بتاسکتے ہیں؟

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا! جب آپ ہمیں سوال دیں گے تو اس کا جواب آپ کو فزود دیا جائے گا۔ اگر آپ مجھے سیشن کے بعد سوال دیں تو میں اس کا مفصل جواب دے دوں گا۔

**مسٹر نفیر احمد بacha۔** جناب والا! میں نے یہ سوال اس وجہ سے کیا تھا کہ

ایم پی اے حضرات کے خلاف پر و پینڈے ہو رہے ہیں۔ اور یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اسیکھات پر خرچ نہیں کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے یہ سوال میں نے آسمیں میں پیش کیا تھا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ اس کا جواب اسی سیشن کے دوران میں تک عوام کو معلوم ہو جائے کہ ایم پی اے حضرات نے اپنے علاقوں میں کن اجتماعی اسیکھات پر کن انفرادی اسیکھات پر کام کیا ہے اور کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔ حناب والا! میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جوبات معزز رکن کے متعلق ہوتی ہے وہ یہاں نہیں ہوتی ہے۔ یہ بات دو اصل دوسری جگہ پر ہوتی ہوگی۔ اس وقت تین فتم کے لوگوں میں کشمکش ہے۔ ایک ایم پی اے صاحب ان دوسرے ایم ان اے اور تیسرا سنیٹر صاحب ان ہیں۔ جہاں تک ہمارے معزز ارکین کا تعلق ہے مجھے تو یہاں یقین ہے اور میں یہ ذوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے ہر بیرونی ترقیاتی پروگرام کی صحیح نشاندہی کی ہے۔ اور علاقے کی ترقی میں صحیح رہنمائی کی ہے۔ اس سلسلہ میں نے مواد جمع کیا ہے۔ جو ایک کتاب پچھے کی صورت میں ہے۔ یہ میں جلدی ہر بیرونی کی خدمت میں پیش کر دیا گا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے اور باہر کی دنیا کے لوگوں کو بھی معلوم جائے کہ اس میں سالوں کے عرصہ میں موجودہ آسمیں کے مہماں نے اپنے عوام کیلئے کیا کچھ کیا ہے۔ اس کے باڑے میں نہ صرف بلوچستان کے عوام کو بلکہ باہر کی دنیا کو بھی علم ہو سکے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ جب باہر کی دنیا کو یہ علم ہو گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام کے لئے خراج تھیں ہو گا۔ بلکہ موجودہ بلوچستان کی سویاں آسمیں کو بھی ان کی اس اچھی کارکردگی پر خراج تھیں ملے گا۔ (تالیاں)

**مسٹر فیروز احمد باچا۔** جناب والا! مجھے اس سوال کے جواب سے تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ مجھے اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

**مسٹر اسپیکر۔** آپ نے اپنا سوال کیسے بھیجا ہے۔ اسیلی سیکرٹریٹ کو یادویز متعلقہ کو اسکے بارے میں اپنے چمیریز میں معلومات کروں گا۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب والا! میرے پاس یہ فائلوں کا پلندہ ہے ایسی بات نہیں ہے کہ میرے پاس معلومات نہیں ہیں۔ آپ کا حکم ہو گا تو یہ معلومات میں ٹیبل آن دی بادس پر رکھ دوں گا۔ سب ممبر اسے دیکھیں خود پڑھ لیں۔ میں پھر یہی کہوں گا کہ ایسی بات نہیں ہے کہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ مجھ سے سوال کچھ اور کیا گیا ہے۔ اور اب ٹھنٹی کچھ اور پوچھا جائیا۔

**مسٹر اسپیکر۔** اس کیلئے آپ بعد میں فریش سوال کریں۔ اگلا سوال صردار دنیار خان کرد صاحب کا ہے۔

### ۴۹۱: سردار پشاورخان کرد۔

لیا ڈزر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے اور  
انف یخو کو ڈھس جگہ تعمیر ہوا ہے یہ میں کس کی لیکت ہے  
ب) مذکورہ بالازمین مکہ اور کس قیمت پر خریدی گئی ہے۔ ۴  
ج) یخو کو ٹھٹ کے منصوبہ کی تحریک لائیں کیا تھی اور اب تک کس قدر خرچ ہو چکا ہے تفصیل بتائیں۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

یخو کو ٹھٹ کے لئے کاسی قوم کے متفرق افراد سے بذریعہ لکھر صاحب (کوہہ پشن)۔

حاصل کی گئی تھی دفتر کلکٹر اور کیوڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق تفضیل درج ذیل ہے

۱.	کل رقمہ ۳۳۶	کل رقمہ ۸۲،۵۱،۹۴۸/۲۵
۲.	۱۰۹۹،۹۵/۳۰	% ۱۵ لازمی اخراجات
۳.	۸۱۵۱،۶۳/۰۵	کل مسیرانیہ
۴.	۲۵۱۵۳/۰۵	قیمت فی ایکڑ

### تفضیل مالکان۔

ایکڑ

روڑ

پول

۲۱۳

۹۔ محل خشکابہ کائنسی ارباب محمد عمر وغیرہ۔ ۱۰

۲۵

ب) عبدالرحمن وغیرہ محل خشکابہ سین زینی ۰۹

۴۳

ج) ارباب محمد عمر وغیرہ محل تختانی ۱۶ -

۳

د) ارباب محمد علی وغیرہ محل سرکی بکان ۰۷

۳۳۶

کل مسیران

نیوکوئٹہ بشمول سٹلائٹ ٹاؤن اور کم لگت کے مکانات کی سیکم پر منظور شد و PC-I  
کے مطابق تخمیناً جات تین کروڑ ایک لاکھ روپے تھی۔ اور اتنی ہی رقم اسیکم پر خرچ کی جا چکی ہے۔

### سردار دینار خان کرد۔ (ضمیم سوال) جناب والا! میں وزیر صاحب سے

یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے فی ایکڑ کے حساب سے جو قیمت مقرر کی ہے اس میں خشکابہ  
ز میں، زرعی ز میں اور بنجر ز میں بھی آتی ہے۔ ان ز مینوں کی قیمت کس طرح مقرر کی جاتی ہے۔

## وزیر منصوبہ بنزی و ترقیات - جناب والا! یہ سوال معزز میر بورڈ آن ریونیو سے

دریافت کریں۔ کلکٹر عجہ ریونیو کے پاس ہوتا ہے۔ اور یہ زمین ۱۸۹۳ء یینڈائیگوزریشن ایکٹ کے تحت حاصل کی جاتی ہے۔ یا اس سے پہلے جب بیپیل نہیں ہوتا تو اس وقت ہمارے پاس ڈویلپمنٹ کے سلسلہ میں ایک اور لاد تھا۔ اس کے تحت کلکٹر قیمت مقرر کرتا تھا۔ زمین حاصل کرنا کلکٹر کا کام ہے۔ اس نے جو زمین حاصل کی کوئی نہیں قانون اور دفعہ کے تحت کی۔ اس کیلئے تو معزز رکن منستر ریونیو سے فریش سوال کریں۔ ان سے اس کا جواب مل جائے گا۔

سردار دینار خان کرڈ۔ جناب والا! وزیر صاحب سے جو بھی سوال کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں۔ دوسرے عجہ سے دریافت کریں۔

وزیر منصوبہ بنزی و ترقیات۔ جناب والا! اس سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔

سردار دینار خان کرڈ۔ جناب والا! اسکے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ اس پر کردوں روپے خرچ آئے گا۔ اب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مکانات بن چکے ہیں۔ یا تیار ہو رہے ہیں۔ کس مرحلے میں ہیں۔؟

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں اسکی وضاحت کردوں۔ کہ میرے معزز میر صوبائی اسمبلی کے رکن ہیں لازمی طور پر انہیں اس بات کا علم ہو گا۔ جو پرانی زمین لی جاتی ہے وہ نکس قانون کے تحت لی جاتی ہے۔ اس قانون کے باسے میں بھی میرے معزز رکن کو علم ہونا چاہیئے۔ دوسرے بات یہ کہ جب یہ محسوس کیا اور معزز رکن معزز میر کو

علم بھی ہو گا کہ شرعی عدالت نے اس فیصلے کو کالا قانون قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے اس بیلی کو لکھا ہے اور آجیلی نے ہی اس قانون کو پاس کیا ہے۔ کہ جو مارکیٹ ریٹ کی زمین ہوا س قیمت سے کم قیمت مالک زمین کو نہیں ملنی چاہیے۔ جہاں تک ٹاؤن کے متعلق فیصلے کا تعلق ہے میں تو خود ان ملک کو چوں میں گیا ہوں۔ اب تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ایک سوئی رکھنے کی بھی جگہ باقی نہیں۔ ماثر اللہ اتنے انکرو چھٹ ہو رہی ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جو سڑک آپ کو آٹھ فٹ نظر آ رہی ہے وہ مل کر تین فٹ باقی رہ جائیگی مجھے معلوم نہیں کہ معزز رکن کا اصل مقصد اس سوال کے پوچھنے کا کیا ہے۔

**وزیر اعلیٰ**۔ حباب والا میں نہیں سمجھا کہ اس سلسلہ میں معزز رکن کا مردعا و مقصد کیا ہے؟ یعنی وہ اپنے ضمنی سوال میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

**مسٹر اسپیکر**۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ خشکابہ زمین اور آئی زمین میں آپنے ریٹ کے لحاظ سے کیا فرق رکھا ہے تاہم اگر آپ اسی سوال میں وہ اپنا سوال بھی پوچھ لیتے تو ان کو جواب مل جاتا۔ لیکن اب معزز رکن وزیر مالیات سے اگلا سوال کریں۔

**سردار دینار خان کرد**، جام صاحب نے میری تلی کردا ہے۔

**مسٹر اسپیکر**۔ دراصل آپنے سوال پوچھا ہے جام صاحب کی تسلی کیلئے تھا۔ اب اگلا سوال دریافت کریں۔

**مسٹر اسپیکر**۔ اگلا سوال ملک محمد یوسف اچخنی صاحب کا ہے۔

## \* ۱۸۔ ملک محمد لوسف اچکرنی۔

کیا ذریہ منصوبہ بذری و ترقیات انداہ کرم مطلع فرمائیں کے کہ سنگلی ہاؤسٹنگ  
اسکم میں رہائشی پلاٹوں کی تعداد کتنی ہے نیز الٹ شدہ پلاٹوں کی تفصیل بھی دی جاوے  
اور یہ بھی بتایا جائے کہ اب تک کتنے پلاٹوں کی الٹشٹ باقی ہے؟

### وزیر منصوبہ بذری و ترقیات۔

سنگلی ہاؤسٹنگ اسکم میں رہائشی پلاٹوں کی تعداد ۲۰۰ ہے الٹ شدہ پلاٹ باقی  
تفصیل لست الٹ پر ہے جگہ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ اس اسکم میں الٹشٹ کے لئے  
کوئی پلاٹ باقی نہیں ہے۔

ملک محمد لوسف اچکرنی۔ جناب اسپیکر! مجھے کاغذات گیارہ بجے  
ملے ہیں میں نے مطہنہ نہیں کیا میں چاہتا ہوں کسی دوسرے اجلاس میں اسکا  
جواب دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ ہمیں کہو دیں کہ اچلے سیشن میں ان کا جواب  
دیا جائے۔

ملک محمد لوسف اچکرنی۔ جناب اسپیکر! اسی اسلوبی سیشن کے  
دوران مجھے جواب دیا جائے کیونکہ مجھے آج گیارہ بجے کاغذات ملے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اچلے سیشن میں ہونا چاہیئے دیے اگر پہاچھا ماحب  
اسی سیشن میں جواب دینا چاہیں تو ٹھیک ہے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! مجھے اعتراض نہیں ہے

میری سپرٹ ہی ہے کہ ممبران کو پوری اتنی کمائی جائے مجھے آپ تین دن کا نیشنل  
رڈیں جوتا رہیں آپ فکس کر میں ہم جواب دیں گے۔ تاہم میں آپکی توجہ کمبلی کے قواعد  
و انفباط کار کے رد لبری چھیا پس کی طرف مبتدول کرانا چاہتا ہوں کہ ممبروں کو سوالوں  
کے جواب تین دن پہلے ملنے چاہئیں۔ تاکہ وہ پوری طرح تیار ہو کر آسکیں۔

### مسٹر اسپیکر۔

آپکے تمام ممبران کو درود دن پہلے جواب مل جاتے ہیں  
شاہد ملک صاحب کی تظریں سے نہیں گزرے ہوں گے یا ان کو موقع نہیں  
مل ہوگا انہیں دیکھنے کا۔

### مسٹر ناصر علی بلوہج۔ جناب والا! آج ملے میں۔

ملک محمد یوسف اچھنڑی۔ جناب اسپیکر! یہ سوال میں نے وزیر کے اجلاس  
سے پہلے دیئے تھے۔ آج گیارہ نجیجے جو جواب ملا۔ میں تو وزیر متعلقہ کاشکر یہ  
ادا کرتا ہوں کہ وہ پہلے منشیر ہیں جنہوں نے لستیم کیا ہے تین دن پہلے ممبروں  
کو جواب ملنا چاہیے۔

### مسٹر اسپیکر۔ میرے خیال میں اٹھائیں تاریخ کے اجلاس میں اس کا جواب دے دیا جائے۔

اعلانات سے پہلے ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔ تپکلے سیشن میں  
میر کریم نوٹسیر و ان صاحب کا جواب دینا تھا۔ یہ جواب تمام ممبران کی ٹیبل پر رکھ دیا گیا

ہے۔ اگر کوئی صاحبِ فن سوال پر جھنا چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔

### مسٹر اقبال المدحان گھوسم۔

جناب اسپیکر! اس دن اسپیکر صاحب کی روگ  
دیکھی تھی کہ انیس تاریخ کو اس کا جواب ہر ممبر کو ملنا چاہیے لیکن ہمیں آج ملا ہے۔  
یہ جواب بڑا مبارکبود ہے اس وقت ہم اس پر فتنی سوال نہیں کر سکتے۔

### وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! میں و مناحت کرنا چاہتا ہوں معزز رکن کو دو دن  
بات تین دن چاہیں لیکن اگر وہ اسکو تفصیلی طور پر ملاحظہ فرمائیں گے تو وہ بات  
ہو گی کہ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ میرے بھائی معزز رکن کو جتنا وقت چاہیے دیدیا جائے  
تاکہ وہ تیاری کر کے آئیں۔ کہنا تو نہیں چاہتا تاہم ان کو ڈسپلن کا ہزار معلوم ہوتا  
چاہیے اس لئے کہ وہ پالیمانی سکریٹری بھی ہیں اور اس حیثیت میں وہ اس  
حکومت کا ایک حصہ ہیں اور حکومت کی مشینری میں شامل ہیں ان کو خود اس کا  
خیال رکھنا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کام تو ہر حال چلتا ہے۔

### مسٹر اسپیکر۔

میں بھی معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ وہ تین تین  
چار چار صفحوں کے سوالات کرتے ہیں مثلاً تمام بلوچستان کی میونسپل کمیٹیوں میں  
کمیٹیوں یاد ہے کہ کمیٹیوں کے اخراجات مانگ گئے ہیں یا آمدنی کا پوچھتے ہیں میرے  
خیال میں اگر کسی ممبر کو کسی خاص چیز پر اعتراف ہو اور ان کے پاس اس کا ثبوت  
ہو اگر وہ پوچھیں تو ان کی بات میں وزن بھی ہو گا۔ اس کے لئے وزیر متعلقہ جواب  
دہ ہوں گے اس طرح حکومت اور کمیٹی کا وقت ضائع ہوتا ہے اور جوابات تیار  
کرنے میں مشکل پیش آئے ہے لہذا میں پھر گزارش کروں گا کہ آئندہ معزز

ارکین کسی سپیفک معاملے سے متعلق سوالات بچھیں۔ بجائے اس کے کہ تین سال کی کارکردگی بچھیں اور ٹوبہ بلوچستان کی تمام تربو نین کوںللوں، ٹاون اور سیونپل کمیٹیوں کی آمدی اور اخراجات مانگیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا اگر کسی محض رکن کو کسی خاص چیز پر اعتراض ہو تو صحیح ہے اس سے معاملہ خراب ہو گا۔

### وزیر منصوبہ یونیورسٹی و ترقیات۔

جناب والا! آپ کی اجانت سے ایوان کی توجیہ صوبائی اسمبلی کی قواعد و انضباط کار کے روں نمبر ۲۳ (جی) کا حوالہ دیتا ہوں جب میں لکھا ہے کہ کوئی سوال بہت زیادہ لمبا چوتا نہیں ہو گا۔

جناب والا! اب اسکو منظور کرنا یا مسترد کرنا آپکے اختیار میں ہے اگر سوال کے ملکرے کر دینے جائیں تو معاملہ حل ہو سکتا ہے تاہم ہم ایم ہے اسے صاحبان کی پوری تسلی کرنا چاہتے ہیں لیکن روشن دہی میں جو میں نے پڑھ دیا۔

### وزیر پلڈیات۔

جناب اسپیکر! سترہ تاریخ کے اجلاس میں سوال نمبر ۵۵ اور ۶۱ میں جو فرق تھا اس کے متعلق اگر اجازت ہو تو تبادل۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسمہ۔ جناب والا! ہمیں وقت دین۔ مزید یہ کہ وہ کریم نو شیر و اپنی صاحب کا سوال تھا جس کے لئے وقت مانگا تھا اور اسپیکر صاحب نے کہا تھا کہ انہیں تاریخ کو جواب ملنا چاہیے۔ لیکن ہمیں اس کا جواب آج ملا ہے۔

میر عبید الغفور بلوچ۔ جناب اسپیکر! میری تجویز ہے کہ اسکو کل کیلئے

رکھیے۔

**وزیر اعلیٰ**۔ جناب اسپیکر! معزز کن اگرچہ پارلیمانی سینکڑے ہیں لیکن اسکے علاوہ وہ دکیل بھی ہیں اگر ۱۱۱ یا دوسرے سوال کو ملائیں گے تو ان کو ان دونوں میں بارہ لاکھ کافر ق نظر آتے گا۔ یہ وہ رقم تھی جو جو نجی کی ہے اور کتابوں میں ڈیپاٹ کے طور پر آتی ہے اس نئے وہاں رکھا گیا تھا۔ اسیں زیادہ فرق نہیں۔ باقی جمقدمہ سوال کو پڑھائیں گے۔ تو تمہیں پر آپکو پرنسپ کی غلطی نظر آئی گی اور کہیں الفاظ کی غلطی بھال باوی ہے کہ اگر کھو دیں گے پہاڑ لیکن نکلے گا سو ہا۔ لہذا ہمارے معزز کن اور بھائی کو دو دیا تین دن جتنا وہ چاہیں دیدیں۔ تاکہ وہ ملاحظہ کریں انشا الرہم اپنے بھائیوں کی سلسلی کرائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں یہ حکومت کا اولین فرض ہے کہ اس معزز اسمبلی کا احترام کریں۔ میں اور میری پوری حکومت اپنے آپکو اس معزز ایوان کے سامنے جوادہ سمجھتے ہیں۔

### **مسٹر اسپیکر۔** اگلا سوال۔

### \* ۲۳۔ ملک محمد یوسف اچھرخی۔

کیا ذریعہ منصوبہ بندی و ترقیات (ذریعہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ المف) سٹیل اسٹ ٹاؤن کوئٹہ میں اس وقت خالی تجارتی اور رہائشی پلاٹوں کی تعداد کتنی ہے؟

ب) سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ کے دوران الٹ شدہ رہائشی و تجارتی پلاٹوں کی تعداد تباہ جائے نیز یہ تفصیل بھی دی جائے۔ کہ یہ پلاٹس کن افراد کو کس قیمت پر الٹ کئے گئے ہیں۔

ج) کیا الٹ شدہ تمام پلاٹوں کی قیمت کی ادائیگی ہو چکی ہے تفصیل سے آگاہ کریں۔

## وزیرہ منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) سٹیلائٹ ماؤنٹ میں تجارتی پلاٹوں کی تعداد ۸۸۱۱ اور رہائشی پلاٹوں کی تعداد ۲۳۳۲ ہے۔

ب، رہائشی پلاٹ مقررہ قیمت پر مبلغ ۲۵ روپے مربع فٹ دینے گئے ہیں۔ افسالہ ۱۹۸۶ء کے دوسرے الٹ شدہ پلاٹوں کی تفصیل لسٹ (الف) پر ہے۔ جو کہ ایوان کی میزیدار کھدائی ہے جبکہ مذکورہ عرصہ میں ۲۰۳ تجارتی پلاٹ بذریعہ نیلامی و بات چیت (Auction/meeting.com) میں افراد کو حبیب قیمت پر دیئے گئے۔ انکی تفصیل ایوان کی میزیدار کھنگی لسٹ (ب) پر ہے۔ رہائشی پلاٹوں کی قیمت گورنگ بلاڈی کی طرف کردہ شرائط و ضوابط کے تحت آسان احتساب میں وصول کی جاتی ہے۔ تازہ ترین ادائیگی کی تفصیل لسٹ (الف) کے کالم نمبر ۱۷ میں ہے۔ جبکہ تجارتی پلاٹوں کی قیمت کی لامائی اور بغاٹا یا جات کی تفصیل لسٹ (ب) کے کالم نمبر ۱۸ اور ۱۹ میں درج ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات پڑھیں گے۔

**مسٹر اختر حمیں خان۔** سیکرٹری ہے بوجتناخ صوبائی اسمبلی

سردار بہادر خان بیگلزی دیوبخواراں نے درخواست دی ہے کہ:-  
» وہ اپنی ولادہ کے علاج کے لئے کم اچھی میں مزید پانچ یوم کے لئے رہیں گے اپنے نے ۰۰۰ روپیہ سے پانچ یوم کی رحمت مانگی ہے۔«

**مسٹر اسٹیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منتظر کی جائے۔  
(رخصت منتظر کی گئی)

**سینکڑری آسپلی۔** میرجا کر خان ڈڈ مکی نے درخواست بھیجی ہے کہ :-  
”کہ وہ بھی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔  
۲۰۔ جنوری کی انہیں رخصت دی جائے۔“

**مسٹر اسٹیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منتظر کی جائے۔  
(رخصت منتظر کی گئی)

**سینکڑری آسپلی۔** ارباب عدنواز خان کا کی فذیر زراعت نے درخواست بھیجی  
ہے کہ :-  
”وہ اسلام آباد میں زیرِ علاج ہیں ۲۰۔ جنوری ۸۸ کے اجلاس سے رخصت مطلوب کی جائے۔“

**مسٹر اسٹیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منتظر کی جائے۔  
(رخصت منتظر کی گئی)

**سینکڑری آسپلی۔** سید داد کریم صاحب نے درخواست دی ہے کہ:-  
”وہ ان کے چچا کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے پورے اجلاس کیلئے رخصت  
طلب کی ہے：“

**مسٹر اپیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری آسٹبلی۔** میر عبدالکریم نوшیر وان صاحب نے درخواست دی ہے کہ -  
”وہ گراچی گئے ہوئے ہیں ۰۔ جنوری ۱۹۸۸ء کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ لہذا ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔“

**مسٹر اپیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری آسٹبلی۔** میر محمد نفیر بینگل صاحب وزیر منہاج و حرفت نے درخواست دی ہے کہ ”وہ ہنروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد گئے ہیں ۰۔ جنوری ۱۹۸۸ء کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ انہیں رخصت دی جائے۔“

**مسٹر اپیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری آسٹبلی۔** میر ذوالفقار علی گسی صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ ”اپنی ذات مصروفیت کی نیام پر وہ آج ۰۰ جنوری کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں اپنیں رخصت دی جائے۔“

**مسٹر اپیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

## ”تحریک التوا“

**مسٹر اسپیکر۔** میر سلیم اکبر بھٹی صاحب نے تحریک التوا کا نوٹش دیا ہے  
سوہ اپنی تحریک التوا پیش کر دیں۔

**مسٹر سلیم اکبر بھٹی۔** حناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں حال ہی میں  
رونا ہونے والے عوامی مفاد کے حامل فوری مسئلے کو ایوان میں پیش کرتا ہوں  
جناب والا! حال ہی میں بھیوں پر جو ظلم تشدد جو سندھ اور بلوچستان کی مشترکہ  
ایجنسیوں کی طرف سے ہوا ہے اس میں بے شمار بھٹی یا تو مار گئے ہیں یا زخمی ہوئے  
یا گرفتار ہوتے یا ان کے مال اور فصل کو نذر آتش کیا ہے اور نچے کچھے مال موٹی  
کو لوٹا گیا ہے اسی کی تمام کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

**مسٹر اسپیکر۔** تحریک التوا یہ ہے کہ حال ہی میں رونما ہونے والے عوامی مفاد  
کے حامل فوری مسئلے کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ حال ہی میں بھیوں پر ظلم تشدد  
جو سندھ اور بلوچستان کی مشترکہ ایجنسیوں سے ہے اس میں بے شمار  
بھٹی یا تو مارے گئے ہیں یا زخمی ہوئے یا گرفتار ہوئے یا ان کے مال فصل کو  
نذر آتش کیا ہے اور نچے کچھے مال موٹی کو لوٹا گیا ہے اسی کی تمام کارروائی  
روک کر اس پر بحث کی جائے۔

**ونہیں اعلیٰ۔** حناب والا! یہ جو تحریک التوا معزز ایوان میں پیش کی گئی ہے

میں نہیں چاہتا ہوں کہ اس کو ڈینکنیکل گراؤنڈ پر رد کیا جائے۔ یکونکہ اگر دیکھا جائے تو جو یہ تحریک القوا پیش ہوئی ہے وہ ٹینکنیکی طور پر بالکل بے فنا بطہ ہے قوانین کے مطابق نہیں ہے فنا بطہ کار کے مطابق نہیں ہے اس میں پستہ نہیں چلتا ہے کہ آپریشن کب ہو لے ہے اور اس میں آدمیوں کے مارے جانے کا بھی ذکر نہیں ہے صرف مبہم لفظوں میں کہا گیا ہے کہ لا تعداد آدمی مارے جائے، میں اور اس کا ذکر نہیں ہے کہ کون کو نے آدمی زخمی ہوتے ہیں۔

میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں کسی مستعلہ پر غلط فہمی پیدا ہو اور شکوک شبہات ہوں لیہدا میں اجازت دیتا ہوں کہ اس تحریک القوا کو آپ بافنا بطہ قرار دے دیں اور اس پر ایوان بحث کرے تاکہ واضح صورت حال سامنے آجائے۔

### مسٹر سلیم اکبر بگٹی

سکتے ہیں - ؟

**مسٹر سلیم اکبر بگٹی۔** جناب یہ ایکشن ۱۶ رجنوری ۸۸ء سے شروع ہوا ہے چار دن سے جاری ہے سندھ میں ایک مقام ٹھل واقع ہے جہاں بگٹے آباد ہیں وہاں انہوں نے ایکشن کیا ہے دکانیں وغیرہ لوٹی ہیں۔ دکانوں کو توڑا چکیا۔ دکانداروں کو گز قدار کیا گیا اور وہاں پران کے فصل وغیرہ تھی جلاسے گئے اس کے بعد پٹ فیڈر منصیر آباد کے علاقے میں آری، پولیس بیشیا اور سندھ تجربہ مشترکہ کارروائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے فصل وغیرہ جلا دیئے، میں اور دو ہیلی پٹر ان کی مدد کیتے اور پھر گھوم رہتے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ بیکله دیش میں والپیں

قبضہ جانے کے لئے فوجی کارروائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد پٹ فیڈر میں کارروائی کی گئی جو بھی دلچسپی میں ہے نصیر آباد میں کارروائی کی وہاں کافی لڑائی ہوئی کافی جانی مقصودات ہوتے اور ابھی تک وہ ٹھہر نصیر آباد اور بھٹے علاقے میں کارروائی کر رہے ہیں۔ اور فوج اس وقت موجودہ بندی سمجھتی ہے انہوں نے کافی گھردوں کو آگ لگائی ہے اور گرفتاریاں کیں۔ چار دن سے مسلسل یہ کارروائی چل رہی ہے یہ ہر سال دو دفعہ بھٹے قوم پر ایکشن کرتے ہیں۔ پچھلے دفعہ بھی جام ہمارے نے انکار کیا ہے کہ بھٹے علاقے میں کارروائی نہیں کی ہے حالانکہ وزیر دفاع نے اسلام آباد میں بیان دیا ہے کہ ایکشن ہوا ہے۔ ابھی دیکھیں جام صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** اس پر جام صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

**وزیر اعلیٰ۔** جناب والا! میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی وضاحت کروں میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں بلوچستان فرس کا یا انتظامیہ کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** جب آپ نے اس قرارداد کو منظور کر لیا ہے۔ اس کیلئے سمجھ کا دن رکھ لیتے ہیں اس پر ۲۳ جنوری ۸۸ کو سمجھتی کی جائے گی۔

**پرنیں یحییٰ جان بلوچ۔** جناب والا! آج ہمیں پتہ چلا ہے کہ خان عبدالغفار خان کا انتقال ہو گیا ہے وہ ہمارے بزرگ سیاست دان تھے ان کی فاتحہ سخوانی کیلئے کوئی دن مقرر کر دیں آج کی جانے یا کسی اور دن کی جانے۔

**مسٹر اسپیکر۔** اس کیلئے جام صاحب نے نوشہ دیا ہے۔ خان صاحب کو

کل دفنا یا جا نہیں کا اور ۲۳۔ تاریخ کے اجلاس میں فاتحہ خوانی کی جائے گی۔

مسٹر سلیم اکبر بھٹٹو۔ جناب والا! جنم صاحب فی الحال اتنا تو کر سکتے ہیں  
کہ فودسز کو وہاں سے ٹھاڈیں۔

مُسٹر اسٹیکر۔ آپ یہ تمام چیزیں جام صاحب کے نوٹس میں سے تاریخ کولائیں  
اب تو تاریخ مقرر کر دی ہے۔

مسٹر سلیمِ الْکَبُر بِگھٹٌ۔ حنابِ والا! وہ تو کارروائی بعد میں کریں گے۔ مگر اب لوگوں کے گھر دن کو آگ لگانی جادہ ہی ہے ان کے پچھے دُل گئے ہیں فضلوں کو آگ لگانے والی ہے ذریعہ اعلیٰ صاحب کے لئے کیا ہے ان کو تو فرق نہیں پڑتا ہے۔

**مسٹر اسٹلیکر** وزیر اعلیٰ تو بتا دیں گے صوبائی حکومت نے کام کیا ہے  
\_\_\_\_\_ کس نے کیا ہے۔

**مسٹر سلیم کبر بیگی ٹ۔** جھوٹ کا تو کوئی علاج نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر** - جامِ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے آپ ۲۳ تاریخ نومبر کو تمام حصہ لیں۔ میں توجہم صاحب کو خراج عتیقین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو منظور کیا ہے اور آپ کو بحث کا موقع دے رہے ہیں اور آپ تمام کا حق ہے اس پر بات کریں۔

**۱۰۔ مجمل جناب اپنی کارروائی سے حذف کئے گئے۔**

مسٹر سلیم کبر بھٹی۔ جناب والا اپھر بھی صحیح حقیقت آپ کے سامنے نہیں آئے گی۔ وہ تو یقین دہان ہر ایک کو کرتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ جا صاحب نے آپ پر کوئی قد عن تو نہیں لگائی ہے۔ آپ بحث کیلئے تیار ہو کر آجائیں حقائق بتائیں۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا میں معززہ ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جو صحیح چیز ہوگی ہم آپ کے سامنے لاٹیں گے میں ابھی اسکی تفصیل میں نہیں جانا ہے نہیں چاہتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا مفاد اور پاکستان کی سالمیت ہمارے لئے مقدم ہے اس کا استحکام ہر کن کافریفہ ہونا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے عناصر جو ملک کے اندر امن و امان کی حالت کو خراب کر رہے ہیں انہیں، میں تھہ وبالا کرنا چاہیئے اور جو ملک کی حالت خراب کر رہے ہیں ایسے لوگوں کی، میں حمایت نہیں کرنی چاہیئے۔ اب چونکہ اسپیکر صاحب آپ نے اس کے لئے بحث کیلئے وقت دیا یہ میں اس پر تفصیلی بحث بعد میں کروں گا۔ اور بتاؤ نگاہ کہ اس کے پیچے باقیں کیا کافر فرمائیں لہذا میں اب صرف اتنا بتلانا چاہتا ہوں اس میں موجودہ حکومت کا اور بلوچستان حکومت کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

پرس سیکھی جان بلوچ۔ جناب والا یہ علاقہ بلوچستان کا ہے اور آپ وزیر اعلیٰ میں آپ ۳۰ تاریخ تک کیلئے بات کر رہے ہیں تو آپ وہاں سے فوجیں ہٹا دیں آپ جب تک مداخلت کرتے ہیں اس وقت تک بلوچ گیٹ نزدیک ماریں جائیں یہ علاقہ بلوچستان کے ہیں میں کسی کی سائیڈ نہیں لے رہا ہوں لیکن وہ

بھی انسان میں یہ ہمارا علاقہ ہے آپ کافر من بتا ہے آپ مداخلت کریں آپ  
چیف منسٹر میں اس کا تصنیفیہ کروں۔

**وزیر اعلیٰ۔** جب سے یہ میرے علم میں آیا ہے ہم کارروائی کر رہے ہیں  
اب مزید اس میں اور کوئی بات نہیں رہی ہے۔ کوئی پریشان کن صورت حال نہیں ہے۔

**مسٹر اسپیکر۔** اب میں مسٹر اقبال احمد کھوں سے لمحوں گا کہ وہ اپنی تحریک  
برائے مجلس قائدہ برائے جزوی ایمڈ منسٹریشن کی تشکیل کی بابت پیش کر دیں۔

**مسٹر اقبال احمد کھوں۔** جناب اسپیکر! میں آپکی اجازت سے تحریک پیش  
کرتا ہوں کہ مجلس قائدہ برائے جزوی ایمڈ منسٹریشن قائم کی جائے میں حسین فیل  
مبران کے نام تجویز کرتا ہوں۔

- ۱۔ میر ذد الفقاد علی خان مگسی۔
- ۲۔ ملک محمد یوسف اچھنی۔
- ۳۔ شیخ ظریف خان مندو خیل۔
- ۴۔ عبد الحمید بن بخاری۔
- ۵۔ میرفتح علی غفاری۔

**مسٹر اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اداکین اسمبلی پر مشتمل مجلس  
قائدہ برائے جزوی ایمڈ منسٹریشن تشکیل دی جائے دا، میر ذد الفقاد علی مگسی، ملک  
محمد یوسف اچھنی، شیخ ظریف خان مندو خیل، عبد الحمید بن بخاری، میرفتح علی غفاری۔  
(تحریک منظورہ کی جئی)

**مسٹر اسپیکر۔** اب اقبال احمد کھوں اپنی دوسری تحریک برائے مجلس قائدہ برائے  
مال، خزاد و ترقی پیش کر دیں۔

## مسٹر اقبال احمد خان کھوسمہ۔

جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ برائے مال، خزانہ و ترقی کیلئے مندرجہ ذیل اداکین اسمبلی کے نام تحریز کرتا ہوں۔

- ۱۔ میر بایوں خان مری۔ ۲۔ عبد الکریم نوشیروان۔
- ۳۔ سیال سیف الشرخان پراجہ۔ ۴۔ میر بنی بخش خان کھوسمہ۔
- ۵۔ مسٹر عصمت الشرخان موسیٰ خیل۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اداکین اسمبلی پر مشتمل مجلس قائمہ

برائے مال، خزانہ و ترقی لشکل دی جائے۔ ۱۔ میر بایوں خان مری ۲۔ عبد الکریم نوشیروان۔  
۳۔ سیال سیف الشرخان پراجہ ۴۔ میر بنی بخش خان کھوسمہ (۵)، عصمت الشرخان موسیٰ خیل۔  
کو شخصیہ کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ چنکہ اب اسمبلی کے پاس مزید کارروائی نہیں لہذا اجلاس موخرہ ۲۳ مئی  
۱۹۰۸ء کی صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ایک بیکر دس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس شنبہ موخرہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء کی

صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)